بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد ہے اوس خدا کو کہ جسنے انبیا کو دنیا مین لوگون کی ہدایت کیواسطے ارسال کیا اور ثنا ہے اوس مولا کو کہ جسنے
پیغمبرون کی الیقین سے اپنے بندون کو ایمان کی دولت سے مالامال کیا اور درود نا محدود اوس نبی
محمود پر کہ جسکے احوال سننے سے تقویت دین کی ہوتی ہے اور اوسکی آل و اصحاب پر کہ اونکے حالات کے
دریافت کرنے سے زیادتی یقین کی ہوتی ہے اما بعد حمد و نعت کے عاصی پر معاصی امیدوار مغفرت
باری ناصر الدین قادری بخشے اللہ اوسکو اور اوسکے مان باپ کو بہائی مسلمانون محبان رسول صلی اللہ
علیہ وسلم اور دوستداران آل بتول اور اصحاب رسول یعنی اہل تسنن و صاحبان حق سخن کی خدمت مین یہ عرض
کرتا ہے کہ مطلع ہونا احوال برکت اشتمال رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے موجب سعادت و سبب برکت
کا ہے جیسا کہ حدیث مین وارد ہے تنزل الرحمۃ عند ذکر الصالحین یعنی وقت ذکر اولیاء اللہ کے رحمت نازل ہوتی ہے
پس وقت ذکر سید الانبیاء کے رحمت نسبت اہل اللہ کے زیادہ تر اور ترقی ہے فرمایا خدائے تعالے نے
قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ
یعنی کہدو تم اے محمد اپنی امت کے یہ بات کہ اگر دوست رکہتے ہو تم خدا کو تو میری راہ پر چلو اور میرے تابع
ہو تا کہ خدا تمہین دوست رکہے اور تمہارے گناہ بخشے اور اللہ بہت بخشنے والا ہے نہایت مہربان اور
ظاہر ہے کہ پیغمبر صاحب کا اتباع اور طریق اتخذا بغیر مطلع ہونے حالات معجزات آیات کے

ممکن نہین پس مطلع ہونا آپکی حالات ولادت اور وفات اور معراج وغیرہ پر سبب ہے بندے کے مقبول
اور محبوب خدا ہونے کا اور باعث ہے گناہون کے بخشے جانے کا حیف صد حیف باوجود حصول اس حسنات
اور وصول ایسے خیرات کے ان وقتون مین بعض بعض عالم نام لایعنی کلام کو یعنی امت عبدالوہاب
نجدی کو نسبت مولود شریف اور مولد منیف رسول مقبول کے اور شہادت فیض ہدایت
سعت و لکین حضرات حسنین کے بداعتقادی پیدا ہوئی ہے اور صریح کہتے ہین کہ بیان کرنا
مولود نبی محمود کا اور شہادت حسنین مسعود کا حرام ہے چنانچہ ایک رسالہ اس فرقہ محارشنے
یعنی گروہ وہابیہ اتو حالال گویان نے اردو زبان مین بیچ حرمت مولود شریف
سید الکونین رسول الثقلین کی چہپوایا ہے اور اوس رسالے پر مہر بعض مردون کی بعض عالمون کی
بعض بعض زندہ کی کرکے اوس رسالے کو مشہور کر دیا یعنی شک کے بچنا شروع کیا بابا اشک و شبہہ
توہین عالمان عاملان کی عموما اور اہانت اور تحقیر علماے حرمین شریفین کی خصوصا اوس رسالے
سے صاف ظاہر ہے کہ اگلے علما کتابین مولود کی تصنیف کر گئے ہین اور علما حرمین شریفین کے
قدیم سے آجتک مولود پڑہتے آئے ہین کسی حنفی شافعی حنبلی مالکی مذہب نے اوسکو حرام تو کجا مکروہ
بہی نہین کہا بلکہ مجلس مولود کو اوسقدر رواج دیا کہ حاجت بیان کی نہین ہے کوئی طبقہ
طبقات زمین سے نہین کہ وہان مسلمان ہون اور مولود پڑہا نجاتا ہو غرض کہ رسالہ اس فرقہ
محدثہ کا بالکل پوچ اور خلاف احادیث اور اجماع کے ہے کسواسطے کہ حرمین شریفین اور اکثر
بلاد اسلام مین قدیم سے یہ عادت جاری ہے کہ ماہ ربیع الاول مین محفل میلاد شریف اور مجلس مولود
منیف قرار دیکر اکثر علما و اہل اسلام کو مجتمع کرکے بیان مولود نبی مسعود کا کرتے ہین اور کتابیں مولود کی
پڑہتے ہین اور طعام بطور دعوت کے کہلاتے ہین یا شیرینی تقسیم کرتے ہین سو یہ امر موجب برکت
اور عظمت کا ہے اور سبب ازدیاد محبت کا ساتھ جناب منبع برکات سرور کائنات کے بارہوین
ربیع الاول کو مدینہ منورہ مین یہ محفل متبرک مسجد شریف مین ہوتی ہے اور مکہ معظمہ مین مکان ولادت
آنحضرت مین شاہ ولی اللہ پیران پیر مولوی اسمعیل کے ہین اپنی کتاب فیوض الحرمین مین ارقام فرماتے
ہین کہ مین حاضر ہوا اوس مجلس مین جو مکہ معظمہ مین مکان مولد شریف مین تہی بارہوین ربیع الاول
کو اور قصہ ولادت شریف اور خوارق عادات لطیف وقت ولادت منیف کا پڑہا جاتا تہا مین نے دیکہا

۱۲ مشہر ربیع الاول

ایکبار کی کہ انوار اوس مجلس سے بلند ہوئے ہین مینے اون انوار مین تامل کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ انوار
سبب ملائکہ کے جو ایسی محفل متبرک مین حاضر ہوا کرتے ہین اور یہی انوار رحمت الٰہی کے اوترتے ہین انتہے
تو مسلمانون کو چاہیے کہ بمقتضاے محبت خاتم النبیین محبوب رب العالمین کے محفل مولود شریف کیا کرین اور
اوسمین شریک ہوا کرین کہ موجب ہدایت اور سبب سعادت کا ہے لہذا مرکز دائرہ علماے معقولی و رئیس
فضلاے منقولی عالم کتاب الله متبع سنت رسول الله مولانا مولوی محمد کریم الله صاحب دہلوی نے
ایک رسالہ بزبان فارسی سچ سچ در رسالہ خیالات وہابیہ و جماعت ہوائیہ کے کمال زور شور سے لکھا ہے مگر
بسبب عبارت فارسی کے فائدہ تام بعوام متصور نہین تہا اسواسطے اکثر احباب مخلصین اور اصحاب محبین نے
اس ہیچمدان کو فرمایا کہ ہم چاہتے ہین کہ تم ترجمہ اوسکا ایسا سلیس زبان مین کر دو کہ جیسے باشندہ دہلی
آپسمین گفتگو کرتے ہین اور ہمکلام ہوتے ہین تاکہ فائدہ رسالے کا عوام کو بھی ہووے اور ہدایت پاوین
اور محبت رسول مقبول کی حاصل کرین اس احقر العباد و اصغر الافراد نے بسبب عدم مہارت ترجمے
اوسکے بہت انکار کیا او بموجب اس مصرع کے ع تصنیف را مصنف نیکو کند بیان نے انواع انواع
عذرات بیان کیے مگر کوئی عذر پیش نچلا آخر الامر بحکم فرمان واجب الاذعان وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ اور بموجب
مقولہ سعدی شیرازی رحمۃ الله علیہ کے کہ آزردن دل دوستان جہل است ترجمہ کرنے پر راضی ہوا اور رسالہ
مولانائے عالیقدر موصوف الصدر سے طلب کر کے ابتدا سے اختتام تک دیکھا فی الحقیقۃ رسالہ عجیب
اور نسخہ غریب نظر پڑا اور کمال مدقق پایا اور رتبہ فضل و کمال مصنف باکمال کا اوس رسالے سے استقدر ظاہر ہے
کہ تحریر اور تقریر سے باہر ہے آرے كُلُّ اِنَاءٍ يَتَرَشَّحُ بِمَا فِيْهِ مصرع فکر ہر کس بقدر ہمت اوست . حق ہے کہ علم دریا کے
ہر شخص صلا اوسکی سمائی کا نہین کہتا ہے شعر گر انجیر خور مرغ بودے فراخ . نماندے یک انجیر بر ہیچ شاخ و فی الواقع
آگے دلائل محکم اور براہین مستحکم رسالہ مولانا موصوف الصدر کے دلیل منکران دلیل اور دعوے بے دلیل ہے
اب ترجمہ رسالہ فارسی کا بطریق اختصار اور بطور مشتے نمونہ از خروارے پاس خاطر چند احباب باصفا اور اصحاب باوفا کے
لکھتا ہون رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ جاننا چاہیے کہ بیچ اس ایام ملالت انجام
کے بازار فرقہ محدثہ کا بسبب افترا اور کذب کے پر گرم ہے اور ایجاد کرنا حدیث کا ان پر ختم ہے اور شن
ہذیانات انکی زبان پر جاری ہے اور سند کلام الله اور حدیث رسول الله سے بیزاری ہے اور اب خاطر
انکی اسناد قرون ثلاثہ سے بھی فراری ہے گر قول ... انکی کا انکے دل پسند ہی ہے ع [illegible]

کرد انکہ برید و باکہ پیوستند . اَسْتَغْفِرُ اللهَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ اب وہ زمانہ آیا جو حضرت نے
حدیث مین فرمایا کہ ہوونگے آخر زمانے مین دجال اور کذاب بیان کرینگے وہ حدیثین کہ جو سنی
ہونگی تمنے اور نہ پدران تمہارے نے بچو تم اونسے تاکہ نہ گمراہ کرین تمکو اور نہ فتنے مین ڈالین تمکو
بالجملہ تمام ہذیانات اونکے سے ایک یہ ہے کہ رسالہ تحفۃ الصالحین کہ فی الحقیقۃ تحفۃ الطالحین ہے
کیا خوب کہا ہے کسینے ع برعکس نہند نام زنگی کافور اس سال مین یعنی ۱۲۸۱ھ مین درباب
حرمت بیان ولادت فیض ہدایت سرور کونین اور انکار بیان شہادت حسنین کے چھپوایا ہے کیا
غضب کیا ہے فی الحقیقۃ مکان اپنا جہنم مین بنایا ہے اَلْعَظَمَةُ لِلّٰهِ وَنَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ هٰذَا
الْقَوْلِ وَهٰذَا الْاِعْتِقَادِ کسقدر خلاف رسول صلی الله علیہ وسلم کا اس تحفۃ الطالحین مین لکھے ہین اور کتنی
اسنادے بے بنیاد و مندرج ہین کہ بیان اوسکا تحریر سے باہر ہے کسواسطے کہ سرور کائنات منبع موجودات
نے آپ بنفس نفیس چند بار بیان شہادت کا زبان فیض ترجمان سے فرمایا اور گریہ کیا ہے اور صحابہ اور
تابعین نے بھی اس بیان شہادت کو نقل کیا ہے مگر یہ فرقہ محدثہ ایسی کہلی سنت کو غیر سنت
تصور کرین اور حرام لکھین اور جسم پلید اپنا ساتھ ذات معطر آنحضرت صلے الله علیہ وسلم
کے بشریت اور عبدیت مین مساوی جانین فی الحقیقۃ ایسی دلائل تحقیر کے نسبت آنحضرت
صلے الله علیہ وسلم کے در پردہ عبدیت و بشریت کے نکالتی چار اور چوڑ ہونکو دلیل مساوات انبیا
کی حتا فی ہے سبحان الله کیا خوب کہا ہے ابیات مثنویت یا سائر الانسان خطا باشد خطا بد گوہر پاکیزہ
جوہر اچہ نسبت با پر جام دتن او کہ صافی تر از جان ما ہے اگر شد بابے لخطا آمد روا ہے خاک بر فرق آنکہ
از سر جہل ہے فرق نکند زروی عبدیت یعنی ہم ہین اور رسول مقبول ہین باعتبار عبدیت اور بشریت
کے بھی بہت فرق ہے جیسے کانسے اور سونے کا غرضکہ یہ فرقہ بات بات بناتے ہین اب چاہیے کہ یہ کہنے
لگا ہین کہ حضرت حسین رضی الله عنہ اور یزید پلید یہ دو شاہزادے تہے ایک شاہزادے کی فتح ہوئی دوسرے کی
شکست یا دونوںکو دنیا مین خدا تعالے نے پیدا نہین کیا انکی ذات سے کچہ بعید نہین الحق اگر یہ فرقہ محدثہ
یعنی وہابیہ ننگ جہان ہتی اور ریشہ بازی او حیلہ سازی کا نکرین ورنہ نکات بیان نکرین تو مطلق اعتبار باقی
کجا شعر خدا بیچاہ مین [illegible] حیلہ سازو [illegible] کہ ہمیشہ حفاظت مین شیہ بازی [illegible] خوف اور مقام غور کا ہے
کہ انکے علما اور زہاد فقہ و فقہا سے عیث جانتے ہین اور خلاف سنت ہین اور یہ فرقہ محدثہ باوجود [illegible] طعام [illegible]

یعنے اپنے زعم باطل کے موافق ۱۲

جانہ زرق برق اور فربہی اور جعلی کے طرق سنت پر تمام ہین تا حج بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا
ویسے ہی ایسے علما تمام لا یعنی کلام سے کہ ہر جمعے نہین بلکہ ہر جمعے کو بعضے منبر پر بیٹھکر اور بعضے
ویوا الخاص عنا لالت اختصاص بین اور بعضے مسجد مین ہاتہ نچا نچا کر اور چبا چبا کر بازیچہ نو اپنے تہیلے
بزرگونکا رلاتے ہین وارواح اولیا اور علماے گذشتہ کو قبرونمین اور زندونکو زمین مین رنجیدہ کرتے
ہین اور شفاعت کرینوالونکو اپنا دشمن بناتے ہین آخرت سے نہین ڈرتے چنانچہ درینولا واسطے ایذا رسانی
ارواحین مقدسین یعنی حضرت رسول الثقلین اور جناب امام حسین کے رسالہ مذکورہ چہپوایا تمام خرافات
اور بہتانات اور بعضی روایات سے اوسقدر رسالہ بہر دیا کہ مصداق آتی اونپر یہ مثل لکہے نہ پڑہے نام
محمد فاضل جنبل وعظ مین سوا بسم اللہ اور انا اعطینا ک الکوثر کے تمام ہذیانات اور بالکل خرافات ہے
اسواسطے اس ضعیف العباد محمد کریم اللہ نے یہ رسالہ بیچ رد اس فرقہ محاربہ ضالہ کے اور واسطے رفع اور دفع
شر اس گروہ کے لکہا تا کہ انتقام انبیا اور شہدا کا اور عوض اوستادون مثل مولانا شاہ عبد العزیز اور
مولانا رشید الدینخان اور مولوی کاظم صاحب قدس اسرارہم اور بدلہ محبوبون مثل حاجی حرمین شریفین مولوی
حاجی قاسم صاحب اور مولوی عبد احد مرحومین مغفورین کا اوپر صفحہ روزگار کے یادگار چہوڑا اور بہی
اس گروہ بیشکوہ کی اوپر ہر چہوٹے بڑے اہل علم اور صاحب فہم کے ظاہر کرے کذب اور بہتان اور
شرارت اس فرقہ محدثہ کی اوسقدر ہے کہ تحریر سے باہر ہے روبرو جہلا اور حمقا اپنے ہاتہ بجا کر بڑہکے
کہتے ہین کہ جناب سرور نے کبہی بابت شہادت زبان مبارک سے ایک حرف بہی نہین فرمایا اور دنیا مین کسینے
مذکور نہین کیا پس بقول ہمین اقوال اس فرقہ محاربہ سے صاف ظاہر ہے کہ نور العینین رسول الثقلین حضرت
امام حسین شہید نہین ہوے چنانچہ اپنے اپنے وعظ مین اکثر جہلا کو بہکانے دلائل در عدم ثبوت شہادت
کے بیان کرتے ہین از انجملہ ایک دلیل فرقہ محدثہ کی یہ ہے کہ اوس زمانہ مین کچھ کی تقدیر رہا تہا کہ وہ بیان
شہادت کا کرتا اور جو کہ زندہ تہے خارجی مذہب تہے اس دلیل سے اصل شہادت کی گم ہوئی بیان کرنا
شہادت کا کجا اور غرض منع کرنے ذکر شہادت سے اس فرقہ محدثہ کو یہ ہے کہ وقت بیان کرنے
شہادت کے اکثر کرامات کہ جو سر مبارک سے ظہور مین آئی ہین جنکے ظرفشانی بیان کرتے ہین جیسے
کلام اللہ پڑہنا زبان مبارک سے اور اسلام لانا یہودیونکا اور بیان آنا ازواج طیبات آنحضرت (یعنی فرقہ حنفیہ اہل سنت)
صلی اللہ علیہ وسلم آدم اور سیدہ نسا فاطمۃ الزہرا اور آسیہ کا ضرور ہوگا اور بیان کرنا کرامات

اور ملفوظات اہل اللہ کا بہی جاری چہپے ہے مبادا کہ معتقد ہمارے کرامات اہل اللہ کی سنکر کچھ نرم دل ہوجاوین
تو یہ محنت چالیس سال کی برباد جاوے اور عمارت نصر اسلام جدید کی بالکل بنیاد سے ٹوٹ جاے بہتر ہے کہ اس قصد عقیدہ کو اہل
تسنن ہی سے اور او بینا چاہیے لیکن جو عنایت ایزدی ہمراہ اہل حق کے تہی اس فرقہ محاربہ خلل انداز ہونا کچھ نہوا اور
انشاء اللہ کچھ نہوگا جیسے کہ در باب معجزہ قدم کے ہر چند انکار اور اعراض اس فرقہ محاربہ نے کیا لیکن
عقیدہ ہم مسلمانون کا سر بال برابر بہی کم نہوا کسواسطے کہ وہ امور واقعیہ اور درست ہین مثل
چاند کے روشن ہین چاند پر خاک ڈالنی خالی عقلی سے نہین ہے یقین منتقم حقیقی سے یہ ہے کہ انجام
انکا بخیر نہوگا اور اپنی قبرون مین فغان وزاری بیجا کرینگے کوئی نہین سنیگا ع کم مثل مشہور
ہے مردود جنکے نہ فاتحہ نہ درود مخالف ہمارے پیشوائونکے کہ واسطے ایصال ثواب اور تقسیم
طعام اور شربت اور پڑہنے سورہ فاتحہ اور درود کے ہمیشہ ترغیب دلاتے ہے اور قول منکرین کو رد
کرتے آئے اب مرتب ہوا یہ رسالہ ساتہ دو فصل کے **فصل پہلی** بیچ سنت ہونے بیان شہادت حضرت
حسنین اور ولادت رسول الثقلین علیہ التحیۃ من خالق العالمین **فصل دوسری**
بیچ ابطال واہیات اور ابطال اغلاط اس گروہ اتباع کے اور بیچ بیان سمجہنے قول علوا حق محرم اور قول غزالی کے
ہے اور نام اس رسالہ کا دافع الاشرار عن سبط النبی المختار ہم سے سعی الصالحین علی الطالحین کہا گیا ہے
امید خدا تعالی سے ایسی ہے کہ مقبول ہر خاص و عام کے ہوے ومنہ التوفیق وبیدہ ازمۃ التحقیق

فصل اول در بیان سنت ہونے ذکر شہادت نور العین رسول الثقلین شاہزادہ دارین حضرت
حسنین کے اور بیان ولادت مصلی قبلتین علیہ التحیۃ من خالق الکونین فائدہ جاننا چاہیے کہ سنت دو قسم
فعل کو کہتے ہین کہ ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو یا فرمایا ہو یا غیر کے فعل کو ملاحظہ کیا اور کچہ
مانع نہوے وہی سنت ہے پس بیان کرنا شہادت مقتولین محبوب رب العالمین جگر گوشہ سید الکونین حضرت حسنین کا سنت
ہے کسواسطے کہ بیشک اور بے شبہ وبلا خلاف احادیث مشکوۃ وغیرہ سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے آگے اصحاب کے بیان شہادت کا چند بار اور چند اوقات زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا اور گریہ بہی
کیا اور صورت غم آلود کرنا اور کربلا مین روح مقدس کا تشریف لانا روایات ہدایت سمات سے ثابت
ہے اور عمل اور تیقن حدیث پر کرنا عین ہدایت ہے فرمایا خدا تعالی نے من یطع
الرسول فقد اطاع اللہ ترجمہ اس آیت شریف کا یہ ہے کہ جنے تابعداری کی قول اور

فعل رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیق تابعداری کی اسکی اور عارف معارف حقیقی و مجازی سعدی رحمہ اللہ نے
اس مضمون فاخرہ کو اسطرح نظم مین منظوم فرمایا شعر خلاف پیمبر کسی رہ گزید • کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید •
تمام اہل اسلام نے ان روایات فیض آیات کو دل سے تصدیق کیا جانے حسین کی ہے کہ ایسے بیان
حق کو اور سنت برحق کو اس فرقہ محدثہ نے حرام قرار دیا اور علم نقلی کو اپنی بعقلی سے برباد کیا کیا غضب اپنی
جانون پر ظلم کیا یا جہلا کو گمراہ کیا مگر روئی کپڑا اٹھایا فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اول ما خلق اللہ نوری
معنی اس حدیث کے یہ ہین کہ پیغمبر خدا آپ حقیقت اپنی پیدائش کی زبان مبارک سے یون فرماتے
ہین کہ سب عالم سے پہلے پیدا کیا اللہ نے نور میرا ایک حدیث اور زبان فیض ترجمان سے فرمائی
ولدت من نکاح لا من سفاح یعنی پیدا کیا گیا مین نکاح سے نہ زنا سے چنانچہ ترجمہ اوس حدیث شریف
کا حضرت سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے اسطرح فرمایا ہے نظم تو اصل وجود آمدی
از نخست • دگر ہرچہ موجود شد فرع تست • چہ بیتش در افواہ دنیا فتاد • تزلزل در ایوان کسریٰ
فتاد • نتیجہ اور حاصل ان احادیث مذکورہ بالا سے یہ نکلا کہ بیان شہادت اور ولادت کا قطعی
سنت ہے من بعد اب اگر کوئی بے سعادت بہ ضلالت گرفتار خناس تابع وسواس خالی از حواس
اشر الناس حرام یا مکروہ یا بدعت کہے تو وہ خود اہل بدعت اور بے ہدایت ہے اور جو عبارت مجیبان علما
صورت فساد سیرت نے صواعق محرقہ سے اور قول غزالی سے واسطے ثبوت دعوی اپنے کے رسالہ تحفۃ الطالحین
مین نقل کی ہے اوس سے بھی ذکر شہادت کا بخوبی ثابت ہے کس واسطے کہ جو امر سنت ہے وہ حرام اور بدعت
نہین ہے مشکوۃ شریف مین آیا ہے کہ ایک بی بی ام الفضل نام خدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین
حاضر ہوئین اور کہا کہ یا رسول اللہ رات ایک خواب دیکھا ہے مینے فرمایا کیا خواب دیکھا ام الفضل نے عرض
کی کہ یہ دیکھا ہے کہ ایک ٹکڑا آپکے بدن مبارک سے کٹ کر میری گود مین آن پڑا فرمایا آنحضرت نے رأیت
خیرا اچھا خواب دیکھا تو نے تلد فاطمۃ ان شاء اللہ غلاما یکون فی حجرک یعنی فاطمہ جگر گوشہ میری حاملہ
ہے ساتھ ایک لڑکے کے کہ وہ پارہ گوشت میرا ہے جسوقت پیدا ہوگا تیری گود مین دیا جاویگا اور تو دایہ
اوسکی ہوگی چنانچہ ویسا ہی ہوا ام الفضل کہتی ہین حاضر ہوئی مین ایکدن بیچ خدمت رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور امام حسین کو مینے آنحضرت کی گود مین دیا پس ناگاہ دونون چشمون مبارک سے اشک
جاری ہوئے عرض کی مینے یا نبی اللہ باپ اور ماں میرے تجھپر قربان آپ کیون روتے ہین فرمایا آئے خبر دی مجھکو

جبرئیل نے ان امتی ستقتل ابنی ہذا یعنی الحسین معنی اس حدیث شریف کے یہ ہین کہ تحقیق قریب
ہے کہ امت میری قتل کرے حسین کو اور دی مجھکو ایک سرخ مٹی اس حدیث سے چند فوائد جلیلہ مستفاد ہوئے
ایک بیان کرنا حال شہادت قرۃ العین رسول الثقلین حضرت حسین کا دوسرا گریہ کرنا تیسرا یہ کہ غلام
لغت مین کودک کو کہتے ہین یعنی لڑکے کو پس نام رکھنا غلام حسین کا اور غلام رسول اور غلام نبی اور
غلام حسن اور غلام محی الدین اور غلام قطب الدین آدمی کا روا ہے نہ شرک چوتہا رونا بدرجہ اتم پانچوین ونا واقع
صبر اور ثواب کا نہین ہے ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسواسطے گریہ کرتے چھٹے گریہ اور اندوہ موجب عتاب
کا نہین ہے ہان منہ پیٹنا اور کپڑے پہاڑنی اور نوچنا خواہ منہ کا خواہ سینے کا شریعت نے منع کیا ہے
اور حرام ہے اور رسم کفار کی ہے اور جو کہ لفظ شیون اور نوحہ کا رسالہ تحفۃ الطالحین مین درج ہے محض
مکر اور فریبی اور دغابازی کا ہے ساتوین بیان کرنا شہادت کا حکم خالق کائنات سے ثابت ہوا کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آتانی جبرئیل یعنی خبر لایا پاس میرے جبرئیل پس معلوم ہوا کہ خدا تعالی
نے بواسطہ جبرئیل کے پیغمبر خدا کو شہادت کی خبر دی تھی پھر حرام کہنا چہ معنی دارد سنت کو حرام کہنا
دین کا نیا نکالنا ہے اور مکان اپنا ہمسایہ دشمنان اللہ اور رسول کے بنانا ہے ربنا لا تزغ
قلوبنا بعد اذ ہدیتنا یا اللہ آمین آمین آمین روایت ہے ابن عباس سے کہ فرماتے ہین کہ ایکدن وقت دوپہر
کے دیکھا مینے پیغمبر خدا کو اس حال سے خواب مین دیکھا کہ موے مبارک پراگندہ اور غبار آلودہ ہین اور ایک شیشہ
خون کا بھرا دست مبارک مین ہے عرض کیا مینے کہ باپ اور ماں میرے تجھپر قربان یا رسول اللہ یہ شیشہ کیسا ہے
فرمایا کہ یہ خون حسین کا ہے کہ مینے اسکو سمیٹا ہے فرمایا ابن عباس نے کہ جب ہم نے ایام اور اوقات
شمار کیے تو وہی وقت تہا شہادت حسین علیہ السلام کا اس حدیث نے بھی چند فائدے بخشے از انجملہ
ایک یہ ہے کہ ملاحظے اور مشاہدہ خون حسین سے پیغمبر خدا کی حالت خود بخود دگرگون ہوئے دوسرے
آلودہ اور ژولیدہ ہونا موے مبارک کا تیسرے غم سے پوچھنا ابن عباس کا شہادت کو پس اگر کوئی موجب
حکم اس حدیث کے استفسار یہ کرے کہ کونسے دن بیان شہادت کا ہوگا لا باس یہ یعنی جانے اندیشے
کی نہین ہے بلکہ سنت ہے چوتہے اطلاع بخشنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اوپر حال شہادت کے پانچوین
یاد رکھنا اس حال کا کہ کونسے وقت بیان شہادت کا ہوگا چھٹے یہ کہ گریہ اور اندوہ رافع ثواب کا نہین ہے
اور ایسی ہی بیچ مصائب اقربا کے دگرگون ہونا حرام نہین ہے بموجب اس حدیث شریف کے وعن سلمی قالت

عن ام سلمة وهي تبكي فقلت ما يبكيك قالت رأيت رسول الله صلعم في المنام وعلى
رأسه ولحيته التراب فقلت ما لك يا رسول الله قال شهدت قتل الحسين آنفا یہ حدیث مشکوٰۃ کی
ہے اور ترجمہ اس حدیث کا یہ ہے کہ بی بی سلمہ کہتی ہیں کہ حاضر ہوئی میں پاس ام سلمہ کے کہ بی بی تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کی، میں اور حال میں کہ گریہ اور بکا کر رہی تھیں پوچھا سبب دیکھا کیا ہے فرمایا ام سلمہ بی بی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی
نے کہ پیغمبر خدا کو میں نے خواب میں دیکھا ہے اس شکل سے کہ سر اور ریش مبارک خاک آلودہ ہے سو عرض کی میں نے کہ یا رسول اللہ
یہ کیا حال ہے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حاضر ہوا میں مقتل حسین پر ابھی اس حدیث سے چند فوائد
مستفاد ہوئے ایک بیان شہادت کا کرنا دوسرے غم آلود ہونا تیسرے اوپر حال شہادت کے رونا
چوتھے روح مبارک کا اوس جگہ تشریف لانا پانچویں ثبوت ارواح کا آنا پس اب منکرین ناحق گزین کو چاہئے
کہ بموجب فیض ہدایت واتقوا الله لعلكم تفلحون کے خدا سے ڈریں اور رسول مقبول سے شرماویں اور پیغمبر کی
کو کافر نہ بناویں اور حرام کہنے بیان شہادت اور انکار آنے ارواح سے توبہ کریں اور ایسے کلام لایعنی سے
باز آویں اور بمعنواے کلام الملوک ملوک الکلام یعنی آگے حدیث خیر الانام کے سند دوسری سے اعراض کریں اور دلائل
عقلی اپنے کو میں سمجھ عقلی سمجھے اگر ان احادیث نقلی کا لانے طاق کہیں اور جیسے اللہ حلال کہنے اور ولا الضالین میں
ضاد فارسی سے منفعل ہو ویسے حرام کہنے اور لکھنے بیان شہادت اور حلت بنگ اور چرس اور افیون
سے بھی رجوع کریں برملا کہتا ہوں کہ دنیا چند روزہ ہے اور بے شک حرام بنگ اور بوزہ ہے

اللهم احفظنا من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا فائدہ جاننا چاہیے کہ احادیث
بیان شہادت میں ہدایت قرة العین رسول الثقلین سید الشہدا حضرت حسین کی مشکوٰۃ اور صحیح
بخاری وغیرہ میں بہت ہیں بسبب خوف طوالت کلام کے رسالہ ہذا میں مندرج نہیں ہوئیں سوائے
کہ بیان شہادت کا اگلی کتب علماے محققین اور فضلاے مدققین مثل ماثبت من السنة تصنیف شیخ عبد الحق
دہلوی میں اور مناقب السادات تصنیف قاضی شہاب الدین دولت آبادی میں اور سر الشہادتین مولانا
مقبول بارگاہ عزیز مولوی شاہ عبد العزیز میں بکمال تشریح اور توضیح اور صفا حب اور بلاغت
کے مرقوم ہے علاوہ ان کتب مسطورہ کے کتب سیر میں بھی بیان شہادت مشروحاً لکھا ہوا
اور علماے کبار و صلحا مثل مولانا موصوف الصفات عالی قدر اور مولوی کاظم صاحب اور مولانا
رشید الدین خان صاحب اور مولانا حاجی حرمین شریفین محمد حاجی قاسم صاحب اور

مولوی حسن علی صاحب اور مولوی سلامت اللہ صاحب شارح سر الشہادتین اور مولوی فرید الدین صاحب
خاص جامع مسجد میں اور مولوی حاجی محمد اسحاق پیر اور استاد اس فرقہ محدثہ کے ہر سال قلعے میں
پیش بادشاہ بیان کرتے آئے ہیں عیان راچہ بیان العاقل تکفیہ الاشارہ اب منکرین ناحق گزیں
کو آگے سند احادیث شریف کے اور کتب علماے سلف اور علماے خلف کے کیا جائے دم زدن
کی ہے اور جو منکرین نے قول غزالی اور صواعق سے حرمت شہادت کی لکھی محض تہمت ہے انشاء اللہ

فصل ثانی میں بیان کیا جاویگا فائدہ اب بیان ثبوت مولود شریف کا ہوتا ہے
بگوش ہوش سنا چاہیے کہ شیخ عبد الحق دہلوی نے مدارج النبوة میں اسطرح لکھا ہے کہ اول
مخلوقات اور واسطہ صدور کائنات اور باعث پیدائش عالم اور سبب وجود آدم نور آنحضرت صلعم کا
ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا کہ اول ما خلق الله نوري اور دوسری جگہ فرمایا آنحضرت نے كنت نبيا
وآدم بين الروح والجسد تیسرے فرمایا نحن السابقون الاولون چوتھے اخبار میں آیا ہے کہ جب
ظہور ہوا نور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا تو آپکے نور سے نکلے انوار انبیا علیہم السلام کے حکم فرمایا پروردگار
عالم نے آنحضرت کو کہ دیکھ طرف نور انبیا کے جب حضرت نے اونچے نورونکو ملاحظہ اور مشاہدہ کیا تو اوپر
وقت حضرت کے نور نے سبکے نورونکو ڈھانپ لیا اوسوقت انبیا نے عرض کی کہ اے پروردگار ہمارے
یہ کون ہے کہ جسکے نور نے ہمارے نورونکو چھپا لیا یعنی نور اوسکا ہمارے نوروں پر غالب آیا فرمایا اللہ تعالی
نے کہ یہ نور محمد ابن عبد اللہ ہے اگر ایمان لاؤ تم اوسپر تو عطا کروں میں تمکو نبوت عرض کی انبیا نے کہ
ایمان لائے ہم اسپے ربنا یہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا رب العزة جل جلالہ نے گواہ ہوا میں تمہارا
اور معنی کریمہ واذ اخذ الله ميثاق النبيين لما آتيتكم من كتاب وحكمة کے یہی ہیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے
کہ آنحضرت نے فرمایا ولدت من نكاح لا من سفاح اور اخبار میں آیا ہے کہ جس رات کو نور محمدی نے بیچ شکم
آمنہ کے قرار پایا تو اوس رات تمام عالم نور مقدس سے معمور ہوا اور تمام ملائکہ اور زمین و زمان خوشی
میں آئے اور تمام طبقات آسمان اور زمین میں یہ بشارت ہو گئی تھی کہ آج کی رات نور محمد صلے اللہ
علیہ وسلم نے بیچ رحم آمنہ کے قرار پایا اسواسطے اہل مکہ کا مقرر ہے کہ شب ولادت کو موضع ولادت
شریف کی زیارت کرتے ہیں اور مولود نبی محمود کا ساتھ تمام آداب کے پڑھتے ہیں یعنی شب بارھوین ربیع الاول

کو اور حدیث مین آیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پیر کے دن روزہ رکھتے تھے سبب اوسکا اصحاب نے پوچھا فرمایا کہ یہ
دن میری ولادت کا ہے اور اسی روز نازل ہوئی مجھپر وحی روایت کیا اسکو مسلم نے اور حدیث مین آیا ہے کہ
آمنہ کہتی ہین کہ جسوقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میرے بطن سے باہر تشریف لائے دیکھا مین نے ایک امر
بزرگ یعنی عجائب و غرائب مشاہدہ مین آئے اور جسوقت کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم متولد ہوئے
ابولہب کو ثویبہ لونڈی نے بشارت ولادت آنحضرت کی پونہچائی ابولہب نے بمجرد سننے اس خبر بشارت
اثر کے ثویبہ کو آزاد کیا اور حکم کیا کہ تو دودہ دے آنحضرت کو پایا اور یہ سبب خوشی کرنے تولد آنحضرت کے
حق تعالے نے عذاب ابولہب سے تخفیف فرمایا اور دن پیر کے عذاب اوس سے اوٹھایا چنانچہ
حدیث مین آیا ہے اب جائے خوشی اور سرور کی ہے اہل موالید کو کہ دن مولود کے بیان مولود
نبی مسعود کا شکر خوشی کرتے ہین اور کثرت سے درود پڑہتے ہین اور مساکین اور غربا اور علما کو طعام
کہلاتے ہین اور بیان مولود شریف کا اصحاب سے بھی ثابت ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے جو کوئی مولود میرا سنے شفاعت اوسکی مجھپر واجب جیسا کہ بیچ تنویر فی مولود البشیر کے آیا ہے
عن ابن عباس رضي الله عنه كان يحدث ذات يوم في بيته وقائع ولادته صلى الله عليه وسلم
لقوم فيستبشرون ويحمدون واذا جاء النبي صلعم قال حلت لكم شفاعتي یعنی اس حدیث کے
معنی کہ بیچ تنویر فی مولود البشیر کے یہ ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ تھے ابن عباس بیان کرتے تھے
ایکدن اپنے گہر مین حالات ولادت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک قوم کے اور وہ قوم آگے
بیان مولود شریف سے خوشی کرتی تھی اور حمد کرتی تھی کہ ناگاہ گذر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اوسجگہ ہوا
فرمایا واجب ہوئی مجھپر شفاعت تمہاری اور اسی کتاب مین دوسری حدیث ثبوت بیان مولود شریف
کی ہے عن ابي الدرداء رضي الله عنه مر مع النبي صلى الله عليه وسلم الى بيت عامر الانصاري
يعلم وقائع ولادته صلى الله عليه وسلم لابنائه وعشيرته ويقول هذا اليوم هذا اليوم فقال النبي صلعم ان الله فتح
عليك ابواب الرحمة والملائكة يستغفرون لك ابی الدرداء صحابی کہتے ہین کہ گیا مین ساتہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے
گہر عامر انصاری کے وہ سکہلا رہا تہا وقائع ولادت آنحضرت کے اپنے بیٹون اور کنبے کو اور کہتا تہا
کہ یہ دن ہے یہ دن ہے پیدایش آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہولے اللہ نے اوپر تیرے
دروازے رحمت کے اور واسطے تمہارے استغفار کرتے ہین ملائکہ جاننا چاہیے کہ جس صورت مین کہ مولود شریف

احادیث اور اصحاب و تابعین اور علمائے متقدمین کے صاف ثابت ہووے من بعد حرام یا مکروہ
کہنا چہ معنی دارد اور خود خدا تعالے نے مولود موسے اور عیسے علیہما السلام کا اپنے کلام مین فرمایا ہے
اور بیان مولود ہمارے حضرت کا صاحب سیرت شامی اور جزری اور تلمسانی اور باوردی اور نووی
اور عسقلانی اور شیخ عبدالحق دہلوی نے لکہا ہے یہ بیچارے مذہبیان ان سب محدثین کو حرامی
کہتے ہین اور اپنی عاقبت گندی کرتے ہین نعوذ بالله من هذا القول وهذا الاعتقاد
بلکہ اجماع اہل سنت کا اوپر انعقاد محفل مولود شریف کے ہے اور کسی حنفی اور حنبلی اور شافعی
اور مالکی مذہب نے اوسکو حرام تو کجا مکروہ بھی نہین کہا ہے سوائے فاکہانی مالکی کے کہ حالت پیری
مین بسبب ضعف دماغ اور سخافت عقل کے بیان مولود شریف مین کچھ اوسنے دم مارا ہے بالفرض اگر
خلل دماغ بھی نہو پس اس بیچارے کو سوائے تابعداری اجماع کے کیا چارہ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا يجتمع امتي على الضلالة یہ سفہا اور حمقاے چند بسبب جاہلی انہی کے سند فاکہانی کی لاتے ہین اور ان حمقا
نے یہ بھی نجانا کجا خلاف اور کجا اختلاف اور خلاف کو کیا مجال کہ مقابل اختلاف کے ہووے اور جاہلان
سیوطی اور محدثین نے جواب دندان شکن فاکہانی کا دے دیا ہے کہ جب اون کتابون کو دیکھیے تو معلوم
ہووے اور کسقدر اوپر نادانی فاکہانی کے کلام اور اعتراض کیے ہین اور اصل مولود شریف
کی احادیث سے ثابت کی ہے اور اہل حرمین امورات دینی مین بموجب حکم ائمہ کے قابل سند کے
ہین گو وہابیہ اون کو کافر سمجھین اور ہدایت کو ضلالت نام رکھین ہدایہ مین آیا ہے
يجوز للفجر في النصف الاخير من الليل لتوارث اهل الحرمين یعنی جائز ہے
اذان دینا واسطے نماز فجر کے بیچ نصف شب اخیر کے واسطے مقرر کرنے اہل حرمین کے ابو یوسف
اور شافعی نے اوسکو جائز رکہا ہے اور تفسیر الرحمۃ مین حافظ محمد بن مقدسی زید بن ثابت سے روایت
کرتا ہے قال اذا رايت اهل المدينة اجمعوا على شيء فاعلم انه سنة ترجمہ اس عبارت کا یہ ہے کہ
جسوقت کہ دیکھے تو اہل مدینہ کو کہ جمع ہوئے اوپر ایک شے کے پس جان تو کہ وہ سنت ہے موجب
اس مقولے کے اور بموجب تصریح ہذا کے وجود و ظہور بدعت کا اہل حرمین مین بالکل مفقود ہے ع
جو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ** اور مراد اہل حرمین سے شرفاے مکہ مبارکہ اور شرفاے مدینہ
منورہ ہین نہ عوام الناس

فصل دوسری بیچ بیان افترا بندی اور جعل سازی

شامی ۱
جزری ۲
تلمسانی ۳
باوردی ۴
نووی ۵
دہلوی ۶
عسقلانی ۷
سیوطی
فاکہانی مالکی

اور بےعقلی اور بدفہمی اور لاعلمی مجیبان اور مُہرکنان رسالہ تحفۃ الطاعنین کے

جاننا چاہیے کہ استفتاے شہادت مندرجہ رسالہ مذکور کا تراشہ ہوا مہتر اس فرقہ محدثہ کا ہے کہ ہر سال
ایک دو مسئلے طبیعت سے گھڑتا ہے اور باقی کہتران اس فرقہ محدثہ کے بجاے برادران و نقل
خواران سے ہیں اور سوال شہادت کو نسبت اہل پورب کے کرنا محض بہتان ہے بحکم دو شاہد عادل کے
اول یہ کہ مجیب بے تمیز نے آخر فتوے کے مہر مولوی محبوب علی اور محمد حسین کی اور صدیق لایتی کی
ثبت کی ہے محض جعل سازی ہے کسواسطے کہ مولوی محبوب علی پہلے ایک برس چھپنے اس
استفتاے شہادت کے جہان سے رخصت ہوے اور قبر کو آباد کیا اور محمد حسین اور صدیق تلمید
مجیب بے تمیز کے کہ بعضے وہابی اونکو بسبب لامذہبی کے زندیق نام رکھتے تھے بہت خوف اہل حق کے
چھ چھ مہینے پہلے تیار ہونے رسالہ تحفۃ الطاعنین کے کسی طرف چلدیے پس اس صورت میں
مہران صاحبوں کی ہونی چہ معنی دارد شاہد دوم یہ ہے کہ نقل کرنا عبارت غزالی کا اور
نہ سمجھنا اوس عبارت کا ہکذا عبارتہ یحرم علی الواعظ عن روایۃ قتل الحسین وحکایتہ
وما جری بین الصحابۃ من التشاجر والتخاصم فانہ یھیج الی بغض الصحابۃ والطعن فیھم یہ دلیل
بیچ حق منکر کے زہر ہلاہل ہے زیرا کہ کلمہ فانہ مین ضمیر واحد ہے راجع کرنا ضمیر فانہ کا طرف
روایت قتل حسین کے مین حرام کسواسطے کہ قصہ کربلا مین کوئی صحابی رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم کا ہمراہ عبداللہ بن زیاد بدنہاد خارجی کے نہ تھا جیسا کہ قریب آویگا یہ بیان بیچ
جواب غزالی کے اور باوجود جاننے مسائل کے مسئلہ حرمت شہادت کو قول غزالی سے
من بعد سوال کرنا ان حمقا سفہا سے البتہ تحصیل حاصل اور استعلام معلوم کا ہے اضعف
عباد اللہ محمد کریم اللہ اعتراض کرتا ہے اوپر قول مہتر منکرین شہادت کے کہ کسقدر وہ مہتر
فخر اپنا کرتا ہے **قولہ** چہ میفرمایند علماے دین سبحان اللہ ابہی سائل ابہی مسئول عنہ
ع دماغ بیہودہ پخت و خیال باطل بست ۔ کہتا ہوں مین کہ لکھنا مجیب کا اپنی تئین علما سے مع
کوتاہ گردنون تنگ پیشانی کے بہت نازیبا ہے اور سمجھنا اپنی تئین قابل استفتا کے نہایت بیجا ہے اور
جاننا اور گننا اپنی تئین کا مسلمان خارج از تقوے سے ہے کسواسطے کہ یہ بیچارہ سے اور سمجھنے معنی
لا الہ الا اللہ کے بھی قادر نہین ہین کسواسطے کہ ترجمہ کلمے کا یون کرتے ہین نہین کوئی معبود مگر اللہ یہ ترجمہ

بے تشبیہ مفضی الی الشرک ہے نہ مفید توحید کے یہ جاہلان کیا جانین قصر الموصوف علی الصفۃ
کیا ہے اور برعکس کیا ہے اور قصر انما حرم علیکم المیتۃ کا کس قبیل سے ہے اور امر
کونوا قردۃ خاسئین کا اور کس سوال کے اور امر فاصطادوا اور کس چیز کے مشتمل ہے فصاحت
کیا ہے بلاغت کیا ہے اور لازم کیا ہے اور موضوع قران اور حدیث کا کیا ہے اور اشارہ
نص اور اقتضاے نص کیا ہے اسواسطے معنی کل بدعۃ ضلالۃ کے نہ سمجھے اور اسلام کو
سلام کیا اور فی الحقیقۃ بعض انکار اسقدر بہی نہین جانتا کہ میزان اور صرف میر کونسے فن مین ہے
اور باوجود اس بےعلمی کے وہابی بن بیٹھے مین غرض کہ روٹی کپڑا پیدا کرتے ہین مگر اہل علم ان
جاہلونکو اپنے دروازے سے مثل سگان بازاری نکالتے ہین اور علماے حرمین شریفین کے ان جاہلونکو نام
سنتے ہی وہابی کا نعلین حرمین سے محروم نہین چھوڑتے ہین اور سند حدیث کی کسی محدث سے نہین کہتے
اور کتب تحصیلی کا اصلا نام تک نہین جانتے مگر بعض اس فرقہ محدثہ نے بصدقہ کو حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ
کے یعنی اونکے ترجمے سے شب و روز استعانت کرکے واسطے یادداشت اور وعظ کہنے کے
ترجمہ مشکوۃ وغیرہ بیان کرتے ہین اور صدہا تناقض اور تخالف اپنے ترجمے میں درمیان لاتے ہین
اور پڑھنا اور پڑھانا صحیح بخاری کا کہان اور بیداد ان کہان یہ بیچارے اپنے لکھے ہوے کو بھی اصلا
نہین سمجھتے کہ عبارت غزالی سے بیان شہادت کا لذاتہ حرام ہے یا لغیرہ اور بعض جاہل اس فرقہ
محدثہ کا اوپر منبر کے بیٹھکر وہ غل مچاتا ہے جیسے کوئی مرثیہ خوان لاتا ہے اور علماے متقدمین کو عموما اور مولانا
شاہ عبدالعزیز اور مولانا کاظم صاحب کو خصوصا تبرا برملا کرتا ہے اور اقوال و افعال علماے سلف کو بیچ حتی
اور بیہودہ سنت کے بدعت برملا کہتا ہے اور بعضے وہابیہ اپنے دیوانخاص ضلالت اختصاص مین بعضے مسجد وتین
بیساز و برگ بھی راگ گاتے ہین اور دینی امت کو ورغلان کر علماے سلف اور فضلاے خلف کو بدعتی کہتے پھیرتے ہین
کہواتے ہین آپ کافر ہوتے ہین العظمۃ للہ ع گر ہمین مکتب ست این ملا ۔ کار طفلان تمام خواہد شد

جواب دلائل منکرین

جواب ہر عبارت نے متانت مندرجہ رسالہ تحفۃ الطاعنین کا بیان ہوتا ہے اب سننا چاہیے دلائل منکرین
شہادت کے اول دلیل ذلیل منکرین ناحق گزین کی بیچ باب حرمت شہادت فیض ہدایت حضرت
حسین کی خلاف قرون ثلاثہ کے اور ائمہ اربعہ کے یہ ہے کہ صراط المستقیم مین مولوی اسمعیل نے لکھا
کہ چون حسین علیہ السلام بمرتبہ شہادت فائز شد داخل جنت گشتند پس محل سرور ست نہ غم معنی اس

عبارت فارسی کے یہ ہین کہ جو حضرت حسین علیہ السلام مرتبہ شہادت کو پہونچے داخل جنت ہوگئے
پس جائے خوشی کی ہے نہ غم کی کہتا ہون مین ایسی دلیل بازاری سے مغنی اور بے عبوری کتب احادیث
شریفہ اور مطالب شرعیہ کی قول قائل سے صاف معلوم ہوتی ہے طعن و طنز اِ. یہ قول از فعل
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آتی ہے کہ جس وقت خبر شہادت کی آنحضرت کو جبرئیل نے دی تو آنحضرت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت روئے اور بہت مغموم ہوئے اور نہ خوشی کی ہے پس رونا اور مغموم ہونا در حال
شہادت جناب حسین کے موجب رحمت کا ہے اور سبب سنت کا ہے اور خوش ہونا قتل حسین پر بے شک و شبہہ
طریقہ خوارج ہے فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْبُکَاءُ مِنَ الرَّحْمَۃِ وَالصُّرَاخُ مِنَ الشَّیْطَانِ
یعنی جو غم کہ دل سے ہو یا آنکھ سے ہو وہ رحمت ہے اور بے تحاشا غل مچانا شور اعالم اختیار کیجئے کا شیطان
ہے اور رونا اوپر وفات سید المرسلین خاتم النبیین کے حدیث ام ایمن سے ثابت ہے کہ وہ بی بی آپ بھی
روئی ہے اور ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو بھی رو لایا، اور دوسری دلیل اونکی
یہ ہے کہ مولوی اسمعیل نے صراط المستقیم مین کہا ہے کہ اگر اقربا ہے شما در چنین مصائب مبتلا شدہ با
و کسی آن مصائب بے ایشان شما بیان کند آن مصائب را جائز نمیدارند کہتا ہون مین کہ مقولہ شہید
فرضی کا ساتھ شہید حقیقی کے کچھ مناسبت نہین رکھتا ہے بلکہ واہیات سے ہے کس واسطے
کہ ذکر مصیبت کسیکا ساتھ دلیری اور بہادری اور استقلال اور اجلال اور اظہار ظلم
اعدا اور حال کرامت انتما کے کرنا یا شبہہ اوسکو مفخر خاندان کا تصور کرتے ہین اور نا خوش اوس
ذکر سے نہین ہوتے ہین جیسا عقد ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ملاحظہ کرنا
چاہیے باوجودیکہ ذکر زنا کا کرنا موجب کمال اندوہ اور اہانت کا ہے چونکہ خدا تعالے نے طہارت
اونکی فرمائی البتہ موجب عزت ام المومنین رضی اللہ عنہا کا ہوا تمام واعظین اوس قصے کو بربالائے منبر
تفاسیر سے بیان کرتے ہین اور کوئی مسلمان اوس بیان سے نفرت نہین کرتا ہے کما وجدنا
من انفسنا کا ہے اور اس فہم بعید اور شہادت شہید کے جاننا چاہیے کہ باب استفتا شہادت
مین سائل اور مجیب ذات واحد ہے نہ غیر علاوہ اس کے مکر و فریب کئے مجیب بے نصیب نے بسبب بغض اہل عبا کے
صنعت تحریف کو وہ کار فرمایا ہے کہ تحریر و تقریر سے باہر ہے کس واسطے کہ جو عبارت صراط المستقیم کی
کہ فی الجملہ مفید بیان شہادت کے ہے مجیب اوسکو مثل شیر مادر ہضم کر گیا ہے بے شک شہید غریب

صراط المستقیم مین قائل اس امر کا ہے کہ بیان شہادت فی نفسہ درست ہے مگر در صورت لاحق ہونے عوارض
نا مشروع کے مقرب اہانت ہے اور مجیبان شکست نصیب نے ناحق شہید مذکور کو بدنام کیا اور
قول کراہت کو بحرمت بدل کیا پس نہایت غضب کیا کس واسطے کہ صراط المستقیم مین بیچ
صفحہ ۱۵۰ کے یہ عبارت ہے کہ ذکر قصۂ شہادت بشرح و بسیط عقد مجلس کردہ باین قصد
کہ مردم آن را بشنوند تا سعیہا نمایند و حسرت ہا فراہم آرند گریہ و زاری کنند ہر چند در نظر ظاہری
خللے در آن ظاہر نشود اما فی الحقیقۃ این ہم مذموم و مکروہ است انتہی ہم مسلمان قدیم
حیران ہین کہ شہید بیان شہادت کو مکروہ کہتا ہے اور مجیبان معتقد شہید کے حرام
لکھتے ہین اس صورت مین بنا دان چند بمصداق اس مثل مشہور کے ہوئے کبھی ناؤ بیچ گاڑی کے
اور کبھی گاڑی بیچ ناؤ کے قولہ جواب در صورت مرقومہ راجح در قصۂ کربلا امتناع و حرمت است
چنانکہ مصنف صواعق محرقہ و مولوی محمد اسمعیل شہید مرحوم افادہ فرمودہ اند و نیز جناب
ولی اللہ محدث دہلوی در قول جمیل ارشاد نمودہ عبارتہ کہذا رُوِّیْنَا فِیْ سُنَنِ ابْنِ مَاجَۃَ
وغیرہ اِنَّ الْقَصَصَ لَمْ تَکُنْ فِیْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الخ کہتا ہون مین کہ یہ قول بے طول
لائق مضحکہ طفلان کے ہے اور ایسی نا فہمی اور بے عقلی پر تمام اہل علم ہنستے ہین اور آنکھ تعجب سے دیکھتے
ہین اول جواب یہ ہے کہ مجیبان حرمت کو ترجیح دیتے ہین باوجودیکہ بیان شہادت کا سنت ہے چنانچہ
بالا گذرا پس فعل مسنون کو حرام کہنا ہمسایہ ابوجہل کا ہونا ہے دوسرے یہ ہے کہ باوجود جہالت کے
ترجیح حرام کو دیتے ہین کس صورت سے ایسے مجیبان شکست نصیب کی فصاحت گدال سے کہلوانی چاہیے
کس واسطے کہ کوئی سند حرمت شہادت کی ائمہ اربعہ اور مجتہدین سے نہین لائے اور تیسرے یہ کہ مجیبان
وغیرہ کا قول اور دعوے ہر مسئلے مین یہ تہا کہ جو بات کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور قرون ثلاثہ سے
ثابت ہے وہی درست ہے اور باقی واہیات باوجود دعوی سنت کے باب حرمت شہادت حضرت
حسین کے کوئی دلیل قرون ثلاثہ سے نہین لکہی سعدی نے راست فرمایا ع این مدعیان در طلبش
بیخبر انند یا شاید انکے مذہب مین عبارت قرون ثلاثہ سے مولوی اسمعیل اور صاحب قول جمیل اور
صاحب صواعق ہون غرضکہ یہ عالم صورت جہالت سیرت کو علم سے کیا کار اور بیان حق سے کیا سروکار
چوتھے یہ ہے کہ دعوی حرمت شہادت کا خاص اور دلیل عام ہے وہ قولہ ان القصص لم تکن

کسواسطیکہ وقوع ہونا کسی قصص کا بیچ زمانۂ رسول صلے اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کے مستلزم حرمت کا نہین ہے کیونکہ وہ
قصہ جائز ہے کہ مکروہ ہووے یا مباح پس یہ دلیل مثبت مدعا مجیب کی نہوئی علاوہ اسکے نادانون سے
یہ بھی نجانا کہ الف لام اوپر ان القصص کے جنسی ہے یا استغراقی اگر جنسی ہے تو یہ معنی ہووینگے
یعنی جنس قصے کی حرام ہے اور اگر استغراقی ہے تو یہ معنی ہین کہ ہر ہر قصے کی حرام ہے اور اسجگہ الف لام
نہ جنسی ہے نہ استغراقی والا لزوم کذب کا نسبت قصۂ یوسف علیہ السلام وغیرہ کے آتا ہے پس لابد
عہدی ہوگا پس اس صورت مین مطلوب اہل سنت کا ظاہر ہے یعنی قصۂ کاذبہ بیچ اوس زمانے
کے نہ تہا بخلاف قصۂ شہادت کے کسواسطیکہ وہ قبیل جھوٹ سے نہین ہے علاوہ نجاننے
اقسام الف لام کے ان طفلان دبستانی نے یہ بھی نہ دیکھا کہ اخراس عبارت کے لفظ اینہا مذموم و انہا
محمودۃ کا ہے باوجودیکہ یہ عبارت باعتبار اختلاف ضمائر کے قابل نقل کے نہ تہی کسواسطیکہ مرجع
واحد ہے اور ہر دو ضمیرین مختلف ہین پانچوین وہ کہ سند لانا مجیب کا واسطے تائید قول حرمت
انہی کے قول مولوی اسمعیل سے عین حماقت ہے کسواسطیکہ مولوی مذکور بسبب لاحق ہونے
امور نامشروع کے مقر کراہت کا ہے نہ حرمت کا کہتا ہون مین کہ یہ نقل صراط المستقیم کی دلالت
کرتی ہے اوپر کمال نادانی اور ہیچمدانی مجیبان کے کسواسطیکہ قصہ جدید وہابیت کا کہ تین ۳
پینتیس برس کا عرصہ ہوا کہ حلوان کاہن سے مرتفع ہوا تہا تشکل نمرود کے پاس سے دوبارہ احرمت
اور حلت متبدل ہوئی یعنی حلال حرام اور حرام حلال ہوا کسواسطیکہ نزدیک مولوی شہید کے

فاتحہ اور درود اور عرس اور یوم اور برسال اور ششماہی اموات کا اور آنا ارواح کا اور ہونا فیض
کا ارواح سے اور حاصل ہونا نسبت کا خاندان قادریہ و چشتیہ سے اور طریقے ذکر پاس انفاس
و مراقبہ وغیرہ کو باوجود بدعت ہونے ان خاندانون اور اذکار کے بحکم کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ
اور بحکم عدم ثبوت قرون ثلاثہ کے شہید نے صراط المستقیم مین مثل فرض اور واجب کے لکہا ہے اور
کتاب ایضاح الحق مین انہین امور کو بدعت حقیقیہ نام رکہا ہے اور یہ صورت صاف اجتماع نقیضین کی
ہے پس ظاہر اور باہر ہے کہ مصنف صراط المستقیم کا بصفت بدعت اور کفر کے موصوف اور بیچ
سلسلہ اہل تقوے اور اہل ولایت کے معدود ہوگا اب اہل سنت اس عقدۂ لاینحل سے استفسار کرتے
ہین اس امت سے کہ کیا فرماتے ہین گروہ محدثہ وہابیہ بیچ اس صورت کے کہ اگر سماعت اموات

اور فاتحہ اور درود اور آنا ارواح کا اور پڑھنا بیچ آیت اور تعین کرنا یوم اور برسال اور سلسلہ قادریہ
وغیرہ کا جائز ہے تو اس سے صاف لازم آتا ہے کفر فرقۂ محدثہ وہابیہ کا بحکم تقویۃ الایمان اور
ایضاح الحق وغیرہ کے اور اگر یہی امور مذکور حرام ہووین تو اوس صورت مین بھی کفر فرقہ وہابیہ کا
بحکم صراط المستقیم کے لازم اور ثابت ہے پس اب چاہیے کہ خود منصف ہو کر جواب اس مسئلے کا لکہین
فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي کو ملحوظ خاطر رکہین یہ ادنے تعارض
ہے اہل سنت کا اور اس جماعت وہابیہ کے کسواسطیکہ مصنف صراط المستقیم کو یہ فرقہ
محدثہ مسلم الثبوت اور اپنا پیشوائے اول جانتا ہے مگر ناظرین رسالہ ہذا کو چاہیے کہ اول صراط المستقیم
اور تقویۃ الایمان اور ایضاح الحق اور کلمۃ الحق اور سراج القلوب اور مائۃ المسائل اور
اربعین اور راہ سنت اور تنویر الحق اور توضیح الحق اور جواہر منظومہ اور ہجو خواجہ قطب الدین
بختیار کاکی قدس سرہ وغیرہ بغور مطالعہ کرین جب معلوم ہووے گا کہ سقدر اس فرقۂ محدثہ
نے کس کس طرح کے شگوفے ان کتابون مین کہلائے ہین اور کیا کیا کارستانیان اپنی اون مین پیچ
کی ہین اور دعوی اتباع سنت اس قوم کا بھی بوجہ وجیہ منکشف ہووے لکہتے ہین یا نہ باندہنا
شرک موچہل شرک شامیانہ شرک کشف وغا بازی استخارہ حرام نیوتہ اور مانیان حلال ایصال
ثواب اور عرس ایک کتاب مین حلال دوسری کتاب مین حرام اور تصور شیخ کا بیچ قول الجمیل
کے جائز اور طواف قبر بیچ کتاب انتباہ کے روا اور مائۃ المسائل مین حرام اور صراط المستقیم
کے صفحے تینتیسوین ۳۳ مین اس نہج پر ہے چون امواج جذب و کشش رحمانی نفس کاملا بالا لب ا
در قعر بحر بحار احدیت فرو میکشد زمزمۂ انا الحق و لیس فی جبتی سوا اللہ انان سر میزند
اور بعد دو چار سطر کے یہ لکہتے ہین زنہار زنہار این معاملہ تعجب نمائی اس مقولے سے معلوم اور مفہوم
ہوتا ہے کہ مصنف صراط المستقیم کا ایک مرد شہید ہے شاید کہ یہ مسئلہ مصنف مذکور نے عالم رویا مین
یعنی خواب مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یا اصحاب یا تابعین سے بگوش ہوش سنا ہوگا ورنہ معلوم
نہ صحاح ستہ مین نہ غیر صحاح مین ہے اور اسی کتاب مین بیچ صفحہ ۱۳۰ کے یہ عبارت ہے اگر کسی اتباع
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم منظور داشتہ در شب برات در مقبرہ مجمع صلحا نمودہ ادعیہ وافرہ کند اور انتحاب لغت
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم الزام کردن تمیز سد آور یہانتک کہ جماعت نقل مکروہ است و اگر تداعی باشد مکروہ است و خواندن سورہ

بقید روز جمعہ و زیارت قبور والدین وارد شدہ پس ہر عبادت کہ از مسلمان ادا شود و ثواب او بروح
کسے از گذشتگان برساند و طریق رسانیدن آن دعاے خیر بجناب آلہیت الخ پس در خوبی این امر
از امور مرسومہ فاتحہ و اعراس و نذر و نیاز اموات شک و شبہ نیست اور بیچ صفحہ ۱۰۹ کے صراط مستقیم
مین لکھا ہے عبارتہ پس نباید پنداشت کہ نفع رسانیدن باموات باطعام و فاتحہ خوانی خوب نیست چہ این معنی
بہتر و افضل ہے یہان تک کہا موقوف بر طعام نگذارد و اگر میسر باشد بہتر ست والا صرف ثواب سورہ
فاتحہ و اخلاص بہترین ثوابہا ست اور بیچ صفحہ ۵۳ کے یہ لکھا ہے اول طالب باید با وضو دو زانو
بطور نماز بنشیند و فاتحہ بنام اکابر این طریقہ یعنی حضرت خواجہ معین الدین چشتی سنجری و حضرت خواجہ
قطب الدین بختیار کاکی وغیرہما خواند انتہے اور بیچ مائۃ المسائل تصنیف حاجی محمد اسحاق کے یہ لکھا
ہے کہ فاتحہ مرسومہ اصلے ندارد اور بیچ تفسیر عزیزی نانا صاحب مولوی اسحاق کے یہ ہے در
آثار این عالم از صدقات و فاتحہ و تلاوت قرآن چون درآن بقعہ کہ مدفن اوست واقع شود بسہولت
نافع میشود اور مولوی ولی اللہ والد ماجد میان شاہ عبد العزیز اور جد امجد مولوی اسمعیل کے بیچ [illegible]
مشائخ کے یون فرماتے ہین حفظ اعراس مشائخ و مواظبت زیارت قبور ایشان و الزام فاتحہ و صدقہ
دادن الخ جناب بانی دین در آفاق مولوی محمد اسحاق بیچ مائۃ المسائل کے رد تہمت مزعوم
کا اسطرح فرماتے ہین مقرر کردن یوم عرس ثبوت آن از حضرت صلے اللہ علیہ وسلم و خلفاے راشدین و
ائمہ اربعہ نرسیدہ اب ہم لوگ کتنی پیر و علماے سلف کے ایسے کامون تناقض سے بکمال حیران و متحیر
ہین اور کمال تفکر مین مبتلا ہین کہ آیا شہید کو جھوٹا جانین یا تکذیب مہاجر کی کرین یا ابطال مولوی
شاہ عبد العزیز اور مولوی ولی اللہ کا کرین آخر کار ہدایت الہی رہنما ہوئی اس بات پر کہ تکذیب
مولوی ولی اللہ کی محال ہے کہ وہ اہل سنت سے ہین اور مستجمع علما اور فضلا اور
اولیاے سلف کے ہین اور میان صاحب نے تفسیر عزیزی مین زبان سے اور کتاب سے اور
مولوی ولی اللہ صاحب نے بیچ انتباہ اور انفاس العارفین کے ان دو صاحبون وہابیہ مذہب کو
عاق کیا اور رد کیا ہے اب جواز فاتحہ اور درود اور عرس اور دعا کا کلام فقہا سے سنو اور [illegible]
کرو کہ بیچ خزانۃ الروایات کے کہ مشہور تر کتابون مین ہے اور ہر چھوٹے بڑے کو بہم پہونچ سکتی ہے عبارت
اوسکی یہ ہے اما چون مسلمی بگورستان بگذرد داخل گورستان منتظر میباشند بخواندن فاتحہ

و درود و الخ اور بیچ خلاصۃ الفقہ کے ہے کہ یوم عرس پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اول صدیق
شتر بروح پر فتوح صلے اللہ علیہ وسلم ہدیہ داد و بیچ قرض ثان ابوہریرہ فاتحہ کردہ انتہے اور شرح عقائد
وفی دعاء الاحیاء للاموات وصدقتہم ای صدقۃ الاحیاء عنہم ای عن الاموات
نفع لہم ای للاموات اور کتاب عینی شرح ہدایہ ومما یدل علی ہذا ان المسلمین یجتمعون فی کل عصر و زمان ویقرؤن
القرآن ویہدون ثوابہ لموتاہم ولا ینکر ذلک منکر فکان اجماعا عند اہل السنۃ والجماعۃ
اور اربعین مین مولوی محمد اسحق نے ہیأت مجموعی کو یعنی جمع ہونے قرا اور حفاظ کو مکروہ لکھا ہے
اور قطب وہابیہ نے باوجود دعوی خلافت مصنف مائۃ المسائل کے بیچ صفحہ ۹۰ تحفۃ الزوجین
مطبوعہ مطبع عبد الرحمان مین خلاف اور اوستاد اپنے کے برعکس لکھا ہے اور قائل جواز فاتحہ
اور درود کا ہے اور یہ عبارت لکھی ہے فاتحہ درود ایسی جا پر مینی چاہیے کہ پاک ہو نجاست ظاہری
اور باطنی سے انتہے سبحان اللہ فاتحہ اور درود اور اجماع کرنا قبر پر نزدیک مولوی شہید کے
جائز ہے اور نزدیک مہاجر کے غیر جائز اور نزدیک نائب و خلیفہ مہاجر جائز جانے
اس فریق نے کیا زرگری باہم قرار دی ہے عجیب یہ بدعت آپ نکالین اور بدنام سنیون کو
کرین اور ملا علی قاری شرح مشکوۃ مین فرماتے ہین وکذا فی شرح الصدور اخرج الخلال عن
سفیان قال کان الانصار اذا مات لہم المیت اختلفوا الی قبرہ ویقرؤن القرآن ترجمہ اس حدیث کا
یہ ہے کہ بیچ کتاب شرح الصدور کے خلال نے سفیان سے یون روایت کی ہے کہ جب کوئی مرجاتا تھا
قوم انصار کا تو وہ اوس میت اپنی کے آمد و رفت کرتے تھے اور قرآن خوانی کرتے
اس حدیث سے حکم ہیأت مجموعی اور ختم قرآن کا ظاہر ہے اس سے اور بیچ اذکار کے امام نووی نے
کہا ہے اجمع العلماء ان الدعاء للاموات ینفعہم اور بیچ مشکوۃ کے ہے اتبعوا
السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار قال اللہ تعالی واستغفر للمؤمنین
والمؤمنات وقال اللہ تعالی الذین جاؤا من بعدہم یقولون ربنا اغفر لنا
ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان اب صاف صاف ظاہر ہوا کہ جمیع وہابیان مخالف قرآن
حدیث اور اجماع کے ہین پس اس صورت مین اہل سنت کو اس قوم سے اجتناب لازم بلکہ الزم ہے اور
احتراز ان طالبان سے مسلمانون پر فرض ہے کیونکہ یہ فرقہ وہابیہ حلال کو حرام اور حرام کو

حلال قرار دیتے ہین اور خلاف اجماع کے کرتے ہین اب امید خدا تعالے سے قوی ہے کہ بعد دریافت
اور تحقیق کرنے اس مسئلے کے کوئی اہل اسلام پیرو علمائے سلف کا اوپر قول ان نامرادون کے اور اوپر
کلام ان بد اعتقادون کے اعتماد نکریگا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ اور صراط المستقیم
مین عجائب و غرائب اوسقدر لکھا ہے کہ بیان اوسکا تحریر قلم سے باہر ہے اور اس ہذیانات کے
لکھنے کو دل راغب نہین ہوتا ہے مگر لاچار واسطے ناظرین رسالہ ہذا کے ایک لطیفہ صراط المستقیم کا
اس رسالے مین درج ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ مولوی اسمعیل شہید صراط المستقیم مین یون فرماتے ہین کہ
روزے حضرت حق جل وعلا دست راست ایشان را یعنی دست راست سید احمد صاحب را بدست
خاص گرفتہ و چیزے را از امور قدسیہ کہ بس رفیع و بدیع بود پیش روئے حضرت ایشان کردہ فرمودہ
کہ ترا این چنین دادہ ام و چیزہائے دیگر خواہم داد تا آنکہ شخصے بجناب حضرت اقدس عالی
بیعت نمود حضرت دران ایام علے العموم اخذ بیعت نمیکردند بنا بر علیہ ملتمس آن شخص را ہم مقبول
نفرمودند آن شخص پیش ایشان الحاح کرد حضرت ایشان آن شخص عرض نمود کہ یک دو روز توقف باید کرد
بعد ازان ہرچہ مناسب وقت خواہد شد ہمان طور عمل خواہد آمد تا حضرت ایشان بنا بر استیفاء استیذان
بجناب حضرت حق متوجہ شدند و عرض نمودند کہ بندہ کہ از بندگان تو استدعا میکند کہ بیعت
من نماید و تو دست مرا گرفتہ و ہرکہ درین عالم دست کسی را بگیرند و پاس دستگیری کشیدہ
سکینہ وا وصاف ترا با خلاق مخلوقات ہیچ نسبتے نیست پس دران چہ منظور است
ازان طرف حکم شد کہ ہرکہ بر دست تو بیعت خواہد کرد و گو لکھہا باشند ہر یک را کفایت خواہم کرد
القصہ امثال و اشباہ این معاملات صدہا در پیش آمد انتہے یہ عبارت فارسی صراط المستقیم
کی ہمنے نقل کی ہے واسطے ایک نکتہ لطیف کے وہ یہ نکتہ ہے کہ مولوی اسمعیل نے
اپنے پیر کو فضیلت اور ترجیح اوپر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دی ہے کسواسطے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام عمر مین نسبت ہمکلامی کی خدا سے بیچ شب معراج کے میسر آئی اور بیچ رویت آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کے اختلاف صحابہ کا ہے بخلاف میر صاحب پیر شہید مذکور کے بشہادت شہید کے یہ معاملات
صدہا پیش آئے نسبت مولوی اسمعیل کے کہ پیر ایسا ملا کہ چند درجہ نبی پر فوق رکھتا ہے
فَلَا تُنْكِرُوا وَلَا تَنْسَوْا يَا أَهْلَ الْبَاطِلِ هٰذَا الْفَضْلَ مِنَ الشَّهِيدِ اور حضرت میر صاحب کو

علماء خاندان مجددیہ اور غوثیہ اور نقشبندیہ اور چشتیہ کے خاندان محمدیہ بھی عطا ہوا لہذا اخلفا
میر صاحب کے وقت بیعت کے فرماتے ہین کہ ہم نے تجکو مرید کیا خاندان محمدیہ مجددیہ اور
غوثیہ وغیرہ کے اتنے کمالات مجتمع ہونا یہ بھی اوسکے انفاقہ کمالات نبوت سے ہے اور یہ بھی
صراط المستقیم مین ہے عنایت و تربیت یزدانی بلا واسطہ احدے متکفل حال ایشان شد
انتہے اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ نام اس خاندان کا خدائیہ ہووے نہ محمدیہ کسواسطے
کہ یہ خاندان بلا واسطہ غیر کے میر صاحب کو عطا ہوا نہ بتوسط پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے پس اس صورت مین
غلطی مصنف کی معلوم ہوتی ہے ورنہ نام خدائیہ رکھتے نہ محمدیہ قولہ اَمَّا الْآفَاتُ الَّتِي تَعْتَرِي
الْوُعَّاظَ فِي زَمَانِنَا کہتا ہون مین حضرت مقدسات مجیبان نے وہ طرفہ تحریف اس عبارت
مین کی ہے کہ رونگٹے بدن پر کھڑے ہوتے ہین اور روافض ایسی تحریف سے حذر
کرتے ہین کسواسطے کہ عبارت قول جمیل کی بعد انہ مذموم لما صح کے یہ ہے فالقصص
ان یذکر الحکایات النادرۃ ویبالغ فی فضائل الاعمال وغیرہا بما لیس بحق خلاصہ معنی اس عبارت
کے یہ ہین کہ جو قصے مذمومہ اور مقبوحہ ہون اور وہ قصے کہ اصلا سچے نہون یہ حضرات منکرین آن
عبارت قول الجمیل کو مثل شیر مادر کے غٹ غٹ کرکے پی گئے اور ہضم بھی کر گئے اور
عبارت اما الآفات کی بعد دو تین ورق کے آئی ہے اوس عبارت کو واسطے
ثبوت دعوی اپنے کے بے محل چپکایا اگر حق ملحوظ ہوتا تو یہ اشارہ کرتے اِلٰی اَنْ قَالَ اور نقطہ
اما کا کہ بیچ عبارت اما الآفات لکھے ہے درست نہین بنتا ہے مگر جسوقت کہ اول حقیقت مذمومات کی معلوم
ہووے کسواسطے کہ لفظ اما کا واسطے تفصیل ما اجمل کے ہے اور غرض تحریف سے ان
مجیبون بے تمیزون کی یہ ہے کہ حق باطل اور راست عاطل ہووے اور تفرقہ مسلمانون مین
پڑے قولہ فمنہا عدم تمیزہم بین الموضوعات وغیرہا بل غالب کلامہم الموضوعات
المحرفات وذکرہم الصلوات والدعوات التی عدہا المحدثون من الموضوعات ومنہا قصصہم
کربلاء والوفات کہتا ہون مین ذکر کرنا قول صاحب جمیل اور اما الآفات کا اوسکے بیچ حق منکرون
کے سم قاتل اور زہر ہلاہل ہے بہت وجہون سے اول یہ کہ ثبوت حرمت شہادت کا کچھ اس عبارت
سے علاقہ نہین رکھتا ہے کسواسطے کہ مولوی شاہ عبدالعزیز اور مولوی رشید الدین خان مرحوم

اور مرزا حسن علی اور مولوی کاظم وغیرہ امتیاز موضوعات کی زیادہ از حد رکہتے تھے بلکہ باب
موضوعات مین ان علما کو ادراک کامل حاصل تہے چنانچہ منکرین بہی اس بات پر قائل مین
اور دوسری دلیل یہہ ہے کہ فرض کیا ہمنے کہ بیان شہادت مین آفت و حرمت مساوی ہو وے
تو مولانا شاہ عبد العزیز نے حکم صاحب قول جمیل کا صاف رد کیا ہے کسواسطے کہ محرم مین بیان
شہادت کا فرمایا کرتے تہے چنانچہ عبارت خط مولانا سے کہ بنام علی محمد خان صاحب رئیس مرادآباد
کے لکہا تہا اوس سے صاف بیان شہادت کا کہلا ہوا ہے عبارتہ ہکذا و در تمام سال دو مجلس
در خانۂ فقیر منعقد میشود مجلس ذکر وفات شریف و مجالس ذکر شہادت الخ اور تیسری
وجہ یہ ہے کہ مولوی ولی اللہ صاحب طواف قبر کا جائز فرماتے ہین اب چاہیے کہ تمام وہابی
ہر روز طواف قبور ہر روز کیا کرین کہ حکم اونکے مجتہد کا ہے اور یقین ہے کہ منکر
تاریکی شب مین مثل شب روان کے خفیہ طواف مقبور کا عمل مین لاتے ہین کسواسطے کہ فرمان اونکے
پیر کے پیر کا ہے اور مولوی ولی اللہ صاحب بیچ انتباہ کے بیچ کشف احوال قبور کے یون فرماتے
ہین عبارتہ ہکذا چون بمقبرہ درآید دوگانہ بروح آن بزرگوار ادا کند اگر سورۂ فتح یاد باشد در اول رکعت
سورۂ اخلاص پنج پنج بار بخواند بعدہ پشت بقبلہ را نشیند دادہ بنشیند یکبار آیۃ الکرسی و بعضے سورت ہا کہ
در وقت زیارت میخوانند چنانچہ سورۂ ملک وغیر ذلک بخواند و ختم کند و تکبیر گوید بعدہ ہفت کرت
طواف کند و در ان تکبیر بخواند و آغاز از راست کند بعدہ طرف پایان رخسارہ نہد و بیاید و برو بے
میت بنشیند و بگوید یارب لبست و یکبار بعدہ اول طرف آسمان بگوید یا روح و در دل ضرب
کند یا روح مادام کہ انشراح یابد این ذکر کند انشاء اللہ تعالے کشف قبور و کشف ارواح
حاصل آید اور مولوی ولی اللہ صاحب یہ بہی فرماتے ہین کہ ظہور وجود نبی کا بعد سید المرسلین کے
نہین ہے پس اب فرقہ محدثہ وہابیہ پر لازم اور فرض ہے کہ اتباع اور اقتدا اپنے پیر کی کرین
اور طواف قبر کا اور فاتحہ کرنا اور درود اور حفظ عرسون مشائخ کا درست جانین اور خلق کو گمراہ
نکرین اور اقرار اسکا بہی کرین کہ کوئی نبی بعد حضرت کے نہین ہے اور بموجب قول صاحب
صراط المستقیم کے وابتغوا الوسیلۃ الی المرشد اول یہ مریدان اتباع دادا پیر کی
کرین بعدہ اختیار اور قبول کرنے ان جمیع مسائل کے انکار اور حرمت شہادت حضرت حسین کا فرماوین تاکہ

مثل مشہور خود را فضیحت و دیگرے را نصیحت کے نہووین اور یا اولٹی گنگا نہ بہاوین قولہ موجب آفات
پر آفات از ارتکاب امور منہی عنہا مانند نوحہ و شیون و ماتم و شور و گریہ گفتہ ہون مین کہتا ہون کہ یہ اس عبارت
کے تحریف در تحریف فرقہ محدثہ سے واقع ہوئی ہے کسواسطے کہ ہم سنیون کا یہ طریقہ
نہین ہے چنانچہ تصحیح اور تشریح اسکی مذکور بالا ہوچکی ہے ہان گریہ باعث رقت القلبی کا
ہے البتہ اہل سنن سے ظہور مین آتا ہے بسبب اتباع سنت کے کسواسطے کہ پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم وقت بیان شہادت کے روئے ہین پس جو گروہ امر سنت کو خرافات جانے بیشک وہ جماعت پر
حماقت نافرجام اور ناسر انجام ہے اب دلائل رونیکے اور شہادت حسین علیہ السلام کے احادیث
سے مندرجہ رسالہ ہذا مجتے ہین اول حدیث اخرج البیہقی عن علی بن مُسہر قال حدثتنی
جدتی قالت کُنتُ ایامِ قتلِ الحسین جاریۃً شابۃً فکانت السماء ایاما تبکی حدیث دوم
اخرج ابو نعیم فی دلائل عن ام سلمۃ قالت الجن تبکی علی الحسین وتنوح علیہ اور حدیث مشکوۃ
کی عن انس قال دخلنا علیہ بعد ذلک وابراہیم یجود بنفسہ فجعلت
عینا رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تذرفان فقال عبد الرحمن بن عوف وانت
یارسول اللہ فقال یا ابن عوف انہا رحمۃ ثم اتبعہا فقال ان العین تدمع والقلب
یحزن ولا نقول الا ما یرضی ربنا وانا بفراقک یا ابراہیم لمحزونون ثم قال اللہ مہما
کان من العین ومن القلب فمن اللہ عزوجل ومن الرحمۃ وما کان من الید
ومن اللسان فمن الشیطان وعن ابی ہریرۃ قال زار النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر امہ فبکی وابکی من حولہ
اب حق تعالے سے امید قوی ہے کہ من بعد کوئی شخص نسبت حرمت کی اوپر رونے حسین کے
نکرے گا کسواسطے کہ رونا احادیث سے ثابت ہوچکا مخالف احادیث کا برابر فرعون کے ہے
بلکہ زیادہ اوس سے اور داخل زمرہ اہل سنت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے ہوگا پس جس صورت
مین گریہ اور حزن پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اور ام سلمہ وغیرہ کا بلا شبہہ حدیث سے ثابت ہوا اب یقین جانا
ہے کہ من بعد کوئی مسلمانون سے یہ کلمہ نہ کہے گا کہ شہید ہونا حضرت حسین علیہ السلام کا موجب
گریہ اور غم کا نہین ہے اور جو کوئی باوجود اس سند کے بہر بیحیائی سے یہ کہے کہ قتل حسین
علیہ السلام کا موجب خوشی کا ہے نہ باعث غم کا تو اس صورت مین قائل خوشی

کو مصداق مصرع ہذا کا جانیں مصرع مخالف نبی کا ہے دشمن خدا کا ۔ قولہ ازین سبب
بیان این قصہ باوجود فرط محبت باہل بیت ثبوت در قرون ثلاثہ منبود الخ کہتا ہوں میں یہ قول
منکرین شہادت کا بہت پوچ اور واہی ہے کسواسطے کہ اگر مراد ان منکرین کی اس عبارت
سے یہ ہے کہ بیان حال شہادت کا قرون ثلاثہ میں مطلق نہ تہا تو یہ محض پر غلط ہے اس لیے
کہ جو بیان شہادت کا قرون ثلاثہ میں نہیں تہا تو یہ بیان شہادت
کا ہم تک کیونکر پہنچا اور صاحب مواہب اور شیخ عبد الحق اور مولانا شاہ عبد العزیز
وغیرہ نے کہاں سے اپنی کتابوں میں لکھا اور اگر اس عبارت سے یہ معنی مذکور
بالا مراد نہیں ہے بلکہ یہ مراد ہے کہ کسی نے خاص روز عاشورہ کو بیان نہیں کیا
جواب اسکا یہ ہے کہ یہ امر اجتہادی ہے تمہارا استلزام حرمت بیان شہادت کا نہیں صحیح تہا
ہے والا اس دلیل سے لازم آوے حرمت تعیین مذہب ائمہ اربعہ اور حرمت وہ ورد
حوض کی اور لازم آوے حرمت خاندان محمدیہ اور مجددیہ کی اور حرام ہونا نماز کا
عقب امام نوکر کے اور لازم آوے حرمت بناے مسجد سہ برجہ اور دو منارہ اور مصلاے
سنگ مرمری کی اور لازم آوے حرمت ہدایہ اور حرمت تصنیف کتب احادیث کی
اور لازم آوے حرمت بناے تکیہ اور حرمت اسم خدا کی کہ لفظ فارسی کا ہے بلکہ حرام
کہنا اس کلمے کا کہ شہادت حرام ہے قول غزالی اور صراط المستقیم سے کیا اچھی حرمت
تعیین کی اپنی عقل ناقص سے نکالی کہ دین کو برباد کیا قولہ نقلا قال الشیخ شہاب الدین
ابن حجر التمیمی المکی فی الصواعق المحرقة اعلم ان اُصیب به الحسین رضی الله عنه فی
عاشورا انما هو الشهادة الدالة علی مزید خطوة ورفعة درجته عند ربه والحاقه بدرجات
اهل بیت الطاهرین فمن ذکر ذلك الیوم مصائبه لاینبغی ان لایشتغل الا بالاسترجاع
کہتا ہوں میں کہ کیا حماقت منکرین کی ہے کہ دلیل حرمت شہادت کی وہ لاتے
جو مفید اہل سنت کے ہے اور نہیں جانتے کہ اس دلیل سے یہ مثل اسپر راست آوے
کہ جب گیدڑ کی شامت آوے طرف شہر کے بہاگے کسواسطے کہ صاحب صواعق بآواز بلند
بیچ حق ان بیہوشان کے فرماتا ہے کہ اگر کوئی اہل سنت ذکر شہادت روز عاشورہ

کو بیان کرے البتہ بیچ اوس روز اور اوس وقت کے ساتھ ذکر انا للہ وانا الیہ راجعون
کے مشغول ہووے جیسے کہ ہم اہل سنت بعد بیان شہادت انا للہ پڑھتے ہیں
اور ایصال ثواب شیرینی وغیرہ مع کلمہ درود اور فاتحہ کرتے ہیں نہ مثل وہابیوں اور
خارجیوں کے خوشحالی اور شادی کرتے ہیں پس قول صاحب صواعق بیچ حق ہمارے
کے راست اور درست ہے نہ بیچ حق منکرین کے سبحان اللہ بازار جاہلوں کا کسقدر گرم
ہے العظمة للہ اور ذکر اولیا اور تعریف اور توصیف علماے حق سے نہایت حسد
کرتے ہیں اور ہجو اونہوں کی چہپواتے ہیں اور اپنی محفلوں میں یہ ہواتے ہیں اور
جاہلوں کو اولیا کی طرف سے ورغلاتے ہیں چنانچہ ازان جملہ ایک ہجو حضرت خواجہ قطب الدین
بختیار کاکی رحمة اللہ علیہ کی اور ایک ہجو مولوی رشید الدین خان کی اور ایک ہجو اس
فقیر کی ہے جانا چاہیے کہ وہابی جو ذکر شہادت اور مولود اور فاتحہ اور
درود اور تعیین یوم وغیرہ کو حرام کہتے ہیں غرض اون کی اوس کہنے سے یہ ہے
کہ جمیع اہل سلف اور خلف خواہ غوث خواہ قطب خواہ علما ان سبکو بدعتی جانیں اور نام
اولیا سے مثل ہمارے بیزار ہیں خلاصہ اس فرقہ محدثہ کا یہ ہے کہ درپردہ سنت ذکر
ریاضت اور عبادت اولیا سے اوسقدر تنفر کرتے ہیں کہ تحریر سے باہر ہے اولیا
تو کجا خاص ذکر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو مکروہ جانتے ہیں پہر دعوا اتباع سنت کا کرتے
ہیں کوئی اہل فہم وقت ادعاے سنت کے اس گروہ محدثہ سے نہیں کہتا کہ دعوا اتباع
سنت کا کرتے ہو اور ذکر صاحب سنت کو مکروہ کہتے جاتے ہو اور شفاعت سے منکر ہو اور
ایصال ثواب کو بدعت فرماتے ہو کہانا فاتحہ کا نگل جاتے ہو تمہیں شرم نہیں آتی سبحان اللہ
قدر کچہ عقل کچہ غرض کہ کل وہابی مثل گندم نما اور جو فروش کے ہیں خدا کسی مسلمان کو انکی
دام میں نہ پہنساوے ہمیشہ مکار غدار ہیں رسالہ تحفة اللاحقین میں نام غزالی اور صواعق
اور شیخ عبد الحق کا بدنام کرتے ہیں آخرت اپنی گندی کرتے ہیں کسواسطے کہ وہ تو سب کے
سب اپنی اپنی کتابوں میں بیان شہادت اور مولود اور اذکار اور درود اور سماعت اموات
اور فیض ارواح اور استعانت کا لکھتے ہیں یہ گروہ محدثہ سبب چہپانی اون غریب کے ام

٣
١
قطب الدین
٢
رشید الدین
٣
نام الدین

بیچ بزرگونکا بیچ رسالے اپنے کے ناحق داخل کرگئے ہین اور وہ باطل اونکے دشمن ہین کسواسطیکہ
وضع عبارت بندی اِنکے خلاف علماے اہل سلف کے ہین اور کرامت اولیاء اللہ سے بدل منکر
اور زبان سے مقر ہین قولہ امام غزالی در بعضے تصانیف خود بیان شہادت قصۂ کربلا از منہیات
شمردہ کہتا ہون مین یہ سند لانی منکرین کی باب حرمت شہادت مین بہت بیجا ہے

۱ بچند وجہ وجہ اول یہ ہے کہ یہ عبارت غزالی کی بدون تصرف کے نہین ہے مجیب نے
صرف تہمت غزالی پر کی ہے کسواسطیکہ حوالہ کسی کتاب کا نکیا تر کیا افترا ان مفتریون کی تمام

۲ ہوئی وجہ دوسری یہ کہ فرض کیا ہمنے کہ یہ افترا نہین ہے لیکن غزالی نے بیچ اسکے بات
کے کوئی سند امام اپنے کی یا غیر امام سے نقل نہین کی پس لائق اعتبار کے نہین ہے

۳ وجہ تیسری یہ ہے کہ کیمیاے سعادت مین غزالی فرماتے ہین مقام سوم در سماع حرکت و
رقص وجامہ دریدن و زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما را گفت کہ تو برادر و مولاے مائی و از شادی
رقص کرد پس سیکو بدکہ این حرام ست خطا میکند پس اب مجیب کو چاہیے بحکم غزالی
کے مجلس سماع مین حاضر ہووے اور رقص کرے اور وجد مین آوے اور بعضے مزامیر
سنے کسواسطیکہ مجیب نے غزالی کو مستند اپنا جانکر اوس عبارت متصرفہ کو دلیل قول اپنے

۴ کی لایا وجہ چہارم وہ کہ مجیب عبارت غزالی کی بیچ سوال کے یہ لایا ہے فَاِنَّهٗ مُهَيِّجٌ اِلَى الْبُغْضِ
الصحابة والطعن فیہم محض غلط ہے کسواسطیکہ یہ قول درمیان قتل حسین علیہ السلام اور بعض صحابہ
کے کچھ علاقہ نہین رکھتا ہے کجا قتل حسین کجا بعض صحابہ خدا نخواستہ کیا کوئی اصحاب سے ہمراہ لشکر
یزید کے تہا کہ ذکر شہادت کا باعث بعض اصحاب کا ہووے کیا کسینے اچھا کہا ہے ع عالم نے رنگے

۵ مین مسلمان نئے نئے ٭ پانچوین یہ کہ علماے عالیشان اور ائمہ عالی مکان نے بیچ کتب اپنی کے ذکر
شہادت اور ولادت کا بکمال زور شور کے کیا ہووے تو اسصورت مین قول غزالی لائق سماعت
اور اعتبار کے نہین ہے قولہ اہانت اہلبیت باشد کہتا ہون مین یہ خیال خام بدانجام ہے کسواسطیکہ
وقت شہادت کے ایسی جرأت حضرت حسین علیہ السلام نے اور اونکے اصحاب نے کی ہے
کہ او جنگجو روزگار کے فتنہ کا نچر ہے اور حال صبر اور توکل کا باوجود قتل اولاد کے وہ ہے کہ مصداق
ولنبلونکم ہو اور ہے وقت مصداق خلاف کتاب اللہ اور مظہر ترک سنت رسول اللہ کے نہونا کسقدر مقبول خدا

اور رسول کے ہوتا ہے اور یہ نافہم اتنا بھی نہین جانتے کہ بیان شہادت مین کیا قباحت ہے بلکہ
عین ہدایت ہے کسواسطے کہ جمیع اقوال اور افعال حضرت حسین کے عین سنت ہین اپنے اقوال
اور افعال کا بیان کرنا خالی عبادت سے نہین ہے اور جو کراہتین کہ سر مبارک سے بعد شہادت کے
ظہور مین آئی ہین وہ روز عاشورہ کو واسطہ بیان ہوتی ہین کہ دل خارجیان اور متعصبان بد اعتقاد
کا شق ہوتا ہے اور وہ یہ کراہتین ہین کہ کلام کرنا سر مبارک کا اور اسلام لانا یہودیون کا اور آنا
اژدہون کا واسطے زیارت سر مبارک کے اور بالفرض محال بحکم مصرعہ ہذا کے ع بر عکس نہند نام
زنگی کافور یہ یہ مذکور شہادت اہانت سہی مگر اسصورت مین منکرین کو چاہیے کہ تفسیر سورۂ اعراف
کو مطالعہ کرین کہ موسے علیہ السلام نے توریت زمین پر پھینکی اور ریش ہارون نبی کی کھینچی اور
علاوہ اسکے کفار عرب نے در عین نماز آنحضرت سے بے ادبی کی اور حضرت فاطمہ علیہا السلام
نے انکو کفار کو دشنام دہی کی اور کفار نا لائقون نے اوپر سر ابوبکر رض کے نعلین مارین اور کھینچی
نوچی اور کہا ابوبکر نے اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ اور پانی مانگنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کا اہل طائف سے اور نہ دینا پانیکا اور حال توڑنا دندان شریف کا دن احد کے اور خاک آلود ہونا جناب
سرور صلے اللہ علیہ وسلم کا اور بہاگنا صحابہ کا جیسے کہ بیچ صحاح ستہ کے ہے وارد اور پران ظالمون
اور بدفہمون اور دشمنان خدا کے کہ بیان شہادت کو اہانت قرار دیتے ہین اور اہانت کے پردے
مین دشمنی اہلبیت سے کرتے ہین باوجود اس گمراہی کے پھر دعوی اتباع سنت کا کرتے ہین خدا
بچاوے مسلمانون منافق صفت و ر ظالم صورت جہالت سیرت سے قولہ سوال مجلس متعارف
یعنی مجلس مولود کہ در شہرہاے شود جائز و مستحب یا بدعت و مکروہ جواب انعقاد مجلس یعنی محفل مولود
کہ درین شہرہا میشود بدعت و مکروہ ست کدامی دلیل از دلائل شرعیہ یعنی کتاب و سنت و اجماع
و قیاس ثبوت این تا حکم سنیت و حرام بکنیم باشد آن بدعت سیئہ و نامشروع و داخل در [illegible]
بدعت سیئہ و غیر مشروع مکروہ ست کہتا ہون مین یہ امر مستحسن یعنی بیان مولود نبی مسعود صلے
اللہ علیہ وسلم کا تمام محدثین اور سائر فقہا مثل امام نووی شارح صحیح مسلم و جلال الدین سیوطی اور
صاحب سیرت شامی اور تلمسانی اور عسقلانی اور حافظ [illegible] اور ابو الخیر سخاوی اور علامہ طغرل
اور جلال الدین اور علامہ ظہیر الدین وغیرہم اور تمامی اہل حرمین سے ثابت ہے بدعت اور مکروہ

کہنا عین حماقت اور عین عداوت ہے اور کوئی منکر اس امر مستحسن کا حضرت کے وقت سے اس
زمانے تک بجز وہابیون کے پیدا نہین ہوا پس ان تمامی محدثین کو مرتکب بدعت اور حرام کا کہنا اور
پھر صحاح ستہ کو صحیح اور درست جاننا عاقبت اپنی خراب کرنی ہے خدا جانے خوف کہان گیا
اور حیا کہان گئی منکرین کو خوف عذاب قبر کا نہ ڈر وبال محشر کا سبحان اللہ افیون اور چرس
اور بھنگو حلال اور بیان تعریف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نامشروع اور بدعت سیئہ اور مکروہ
استغفر اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ وقولہ تاج الدین الفاکہانی فی رسالتہ لا اعلم لہذا المولد
اصلا فی کتاب ولا سنۃ ولا ینقل عملہ عن احد من العلماء الائمۃ الذین ہم القدوۃ فی الدین
المتمسکون باثار المتقدمین بل ہو بدعۃ احدثہا البطالون لشہوۃ نفس اعتنی بہا الاکالون
کہتا ہون مین کہ ثابت کرنا حرمت مولود کا قول فاکہانی سے بہت بیجا ہے اب جواب
فاکہانی کا سنئین کہ کیا جواب فرمایا ہے قدوۃ علماء المحدثین حافظ اجل شیخ جلال الدین
سیوطی نے بیچ سبیل الہدی کے قال الا اعلم فیقال علیہ نفی العلم لا یلزم نفی الوجود
وقد استخرج لہ الامام ابو الفضل ابن حجر اصلا من السنۃ واستخرجنا لہا اصلا ثانیا وقولہ
بل ہو بدعۃ احدثہا البطالون یقال علیہ انما احدثہ ملک عادل عالم وقولہ ولا مندوبا لقیل
علیہ ان المندوب تارۃ یکون بالنص وتارۃ بالقیاس ہذا وان لم یرد فیہ نص ففیہ
القیاس علی الاصلین وقولہ لاجائز ان یکون مباحا کلام غیر مستقیم لان البدعۃ
لم تنحصر فی الحرام والمکروہ بل قد یکون ایضا مباحۃ ومندوبۃ وواجبۃ الخ پس دیکھا تمنے
اے نادان طلبو حال شیخ اپنے کا اور سنا تمنے جواب محدثین کا من بعد اوپر قول مردود کے
ایمان لانا اور اجماع کو ترک کرنا اور مدح اور ثنا رسول مقبول سے نسیان کو کام فرمانا
اور ایصال ثواب آنحضرت سے روگردانی کرنی اور مناع للخیر ہونا ہے اب اقوال محدثین
والا تمکین کے اوپر اثبات محفلون مولود شریف کے سنو اگر توفیق رفیق ہووے توبہ کرو
تم والا فرداً سواے افسوس افسوس کے کلہ دوسرا اوپر زبان کے ہوگا بیچ مدخل کے
ہے الشہر العظیم الذی فضلہ اللہ تعالے وفضلنا اللہ بہذا النبی الکریم الذی من اللہ علینا
بہ سید الاولین والآخرین الی ان قال ثم صوم الاثنین ذلک یوم ولد فیہ الخ

وہابیون نے بجاے اقرار انکار کو مدخل سے نقل کیا اور تحریف کو کام فرمایا اور بیچ سیرت شامی کے
قال الحافظ ابو الخیر السخاوی ثم لا زال اہل الاسلام فی سائر الاقطار والمدن الکبار یحتفلون
فی شہر مولودہ صلے اللہ علیہ وسلم ویعملون الولائم قال ابو الجزری شیخ القراء ومن خواصہ امان
فی ذلک العام قال الحافظ عماد الدین فی تاریخہ کان یعمل المولد الشریف فی ربیع الاول ویحتفل
الخ علامہ علاء الدین قسطلانی بیچ مواہب لدنیہ کے فرماتا ہے قال ابن الجوزی فاذا کان
ہذا ابو لہب الکافر الذی نزل القران الخ جلال الدین سیوطی بیچ فتاوے کے ارشاد
کرتا ہے انما احدثہ ملک عادل عالم کامل اہر قصد بہ القرب الی اللہ تعالے وحضر عندہ
فیہ العلماء من غیر نکیر منہم فکان اجماعا وقد استحسنہ علیہ الائمۃ منہم الحافظ ابو شامۃ الخ اور
علامہ ابن طغرل نے بیچ در المنتظم کے فرمایا وقد عمل محبون النبی صلے اللہ علیہ وسلم فرحا بمولدہ
الولائم الخ وکذا قال جمال الدین الہمدانی والمنصور النشار وناصر الدین المبارک اور
شیخ جمال الدین عبد الرحمان اور امام ظہیر الدین نے کہا انہ بدعۃ حسنۃ اذا قصد بہ جمع
الصالحین والصلوۃ علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم واطعام الطعام للفقراء والمساکین
الخ اور بہت سندین معتبر رسالہ فارسی بیچ باب مولود میں مولویصاحب نے مندرج کی ہین اس مترجم
نے بسبب طوالت کلام کے نہین لکہین جسکو شوق تحقیقات اسکے زیادہ کا ہووے رسالہ فارسی
مولوی صاحب طلب کرے جب طلب کریگی اس کی بوجہ احسن کہل جاوے معلوم نہین کہ کیا بلا
ان وہابیون کو پیش آئی کہ باوجودیکہ حاجی اسحاق اپنی کتاب ماۃ المسائل بیچ سوال و جواب
پندرہوین میں لکھتے ہین قیاس عرس بر مولود شریف غیر صحیح ست زیرا کہ در مولود
ذکر ولادت خیر البشر وآن موجب سرور ست ودر شرع اجتماع براے فرحت وسرور
کہ خالی از بدعات ومنکرات باشد آمدہ انتہے عبارتہ پس نیک ہونا اور مستحب ہونا مولود شریف
اور محفل منیف کا امور دین سے اور تمامی محدثین اور تمام فقہاء باتمکین سے مع تعین
یوم اور تعین ماہ ربیع الاول اور تاثیرات کے ثابت ہوا اب وہوش سیرت کو جاے دم بلا کی
نہین ہے اور جاے دم زدن کی کجا مگر جو شخص کہ ایمان کا نہ ہو جو چاہے سو کہے امام ابن
جوزی فرماتا ہین کہ محافل مولود کرو اور کہانا کہلاو اور سرور حد زیادہ کرو تاکہ دل کو فرحت ہو

صلے سبحان اللہ اس زمانے مین نسل ہو شان عبدالوہاب کا سا ... ولادت کے جلتا ہے اور
رشک کرتا ہے اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ المختصر لبید یعنی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجو کرتے
ہین اور وہابی مدح اور بیان معجزات سے مانع ہوتے ہین اور ساتھ بیان حرمت مولود شریف
کے پیش آتے ہین البتہ یہ امت عبدالوہاب نجدی کی بھی ہمزبان اونکے ہے فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ اب ختم ہوا یہ رسالہ اور ایک لطیفے کے کہ بعض
مہر کنان او نذر دہندگان دشمن حسین سے لکھا ہے اور قول اوسکا فوق اس نقش کے ہے

حسنت آفرین ۱۲
حفظہ اللہ ...

وہ یہ ہے کہ جو حضرت مجیب نے ارقام فرمایا ہے جواب باصواب اور مضمون
لاجواب ہے اور محافل مولود وغیرہ اسی قبیل سے ہے جیسے کہ تذکرہ
اہل بیت کا موسم خاص مین بیان کرنا مکروہ اور نامناسب ہے لکھتا ہون مین سبحان اللہ
اس مہر کرنیوالے نے کسقدر لیاقت بلکہ حماقت کو کام فرمایا ہے کہ تحریر سے باہر ہے اول یہ کہ
رسالہ تحفۃ الطالبین زبان فارسی مین ہے اور جناب عبارت ہندی مین لکھتے ہین دوسرے
لکھتے ہین جواب باصواب اور مضمون لاجواب ہے یعنی بلاشبہہ ذکر شہادت حرام ہے
اور بھی بیان مولود بدعت سیئہ بعد لکھتے ہین کہ تذکرہ اہل بیت کا موسم خاص مین
بیان کرنا مکروہ ونامناسب ہے اول حرام فرمایا ہے مین بعد مکروہ ونامناسب ارشاد
ہوتے ہین شاید کہ وحی آئی ہو تیسرے یہ کہ فرماتے ہین تذکرہ اہل بیت کا موسم خاص مین
مع قید ہے مکروہ بھی منسوخ کیا کس واسطے کہ یہ عبارت صاف دلالت کرتی ہے کہ تذکرہ
اہل بیت بشرط عدم موسم خاص جائز ہے یقین واثق ہے کہ بلاشبہہ حضرت جبرئیل نے
بصورت دحیہ کلبی آکر الہام کیا ہو الحمد للہ کہ دعوے ثبوت مع معجزات جناب کے تمام ہوا اب جگہ انکے
کسی طرح کچھ تردد اور کوئی تامل نرہا اور بھی دعوا مجیب کا ساتھ شہادت جواب باصواب حضرت کے
اختتام ہوا۔ اللّٰهُمَّ أَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَارْزُقْنَا اتِّبَاعَهُ اللّٰهُمَّ أَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَارْزُقْنَا اجْتِنَابَهُ